مکاتب اسلامیہ کے نونہالوں کی تعلیم کا سلسلہ
تعمیر ادب
حصّہ چہارم
حضرت مولانا بدرالدین احمد قادری رضوی علیہ الرحمۃ
رضوی کتاب گھر
۴۲۳، مٹیا محل جامع مسجد، دہلی ۶ Ph:3264524
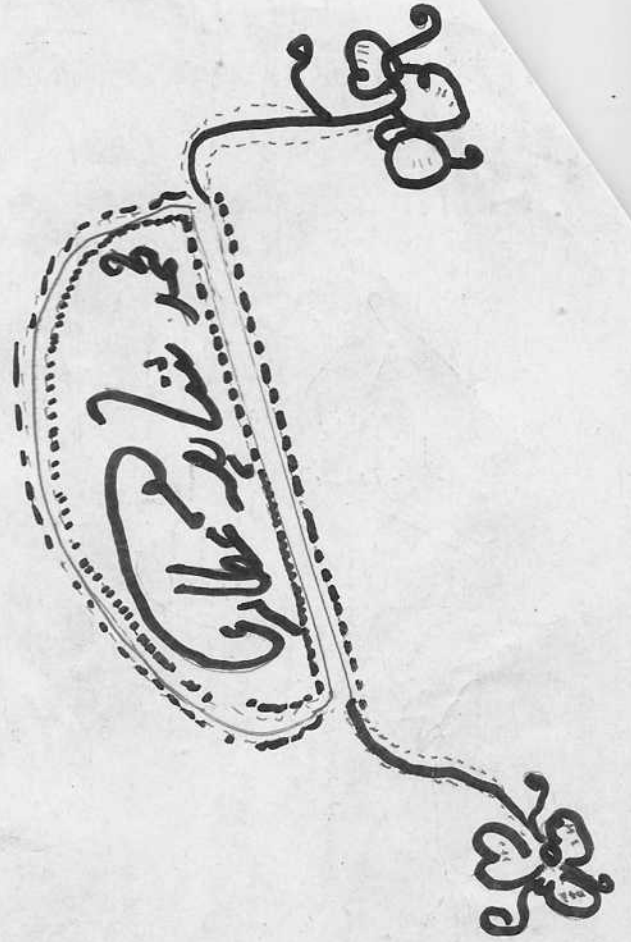
معلوم ہو وہ اس کو درس سے خارج کردے۔

عام مدرسین سے گذارش ہے کہ آپ حضرات سبق پڑھانے سے پہلے خود کتاب کا مطالعہ کریں اور مشق کے تحت الفاظ کی جو وضاحت کی گئی ہے اسے بغور ملاحظہ فرمالیں تاکہ بچوں کو مضمون سمجھانے اور دشوار لفظوں کا معنی بتانے میں آپ کو آسانی محسوس ہو ہم نے مشق کا زیادہ حصہ آپ حضرات کی بصیرت افزائی کی خاطر تیار کیا ہے۔ لہذا اس سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ تجربہ کار اساتذہ سے درخواست ہے کہ کتاب میں جو بھی درسی خامی نظر آئے اس سے مجھے مطلع کریں تاکہ آئندہ اس کا تدارک کیا جائے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا تقبَّل مِنَّا اِنَّکَ اَنتَ السَّمِیعُ العَلِیمُ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَسَلَّم عَلیٰ خلقہ سیّدنا مُحمد وَّ الہ وَصَحبِہٖ وَ اَزوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَابنِہٖ السیّد الکریم الغوث الاَعظم الجیلانی البغدادی اجمعین واخردعوانا ان الحمد لِلّٰہِ رب العالمین۔

فقیر وقادری بدرالدین احمد رضوی

خادم دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف ضلع بستی

بکم ربیع الاول شریف ۱۳۹۲ ہجری مطابق ۱۷ اپریل ۱۹۷۲ء

نَحمَدُہٗ وَنصَلّی عَلیٰ رَسُولِہِ الکریم

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دُعا

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو — جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یاالٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو — شادیِ دیدارِ حُسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے — صاحبِ کوثر، شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن — دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب چلوں تاریک راہِ پل صراط — آفتابِ ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے — ربِّ سلّم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

یاالٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں — قدسیوں کے لب سے آمیں ربّنا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے

دولتِ بیدار عشقِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

"حدائق بخشش"

فہرست مضامین

پیش لفظ

سنی مسلمانوں کے نونہالوں کی اردو تعلیم کے لئے خالص درسی انداز پر "تعمیرادب" کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے ترتیب مضامین میں اس بات کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے کہ ننھے بچوں کا ذہن اردو زبان میں پختگی حاصل کرنے کے ساتھ سُنّیت کے پاکیزہ سانچے میں ڈھلتا جائے۔

زیر نظر حصہ میں بسلسلہ اعانت تدریس ایک نئے عنوان کا اضافہ ہے یعنی مشق کی سرخی قائم کرکے اس کے تحت قواعد کا مختصر بیان اور کلمات کی توضیح کی گئی ہے۔

امدادی مدارس بالخصوص (پرائیویٹ) مکاتب میں اردو پڑھانے والے بیشتر مدرسین قواعد سے نابلد ہوتے ہیں اسی وجہ سے درسی کتابوں کے اندر امتحانی سوالات جو قواعد سے متعلق ہیں وہ دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں اس لئے ہم نے سوال قائم کرنے سے پہلے قواعد سے متعلق مسئلہ کی وضاحت زیر عنوان مشق کردی ہے پھر بھی جس مدرس کو اس کا پڑھانا اور سمجھانا دشوار

مشق

حضرات مدرسین مضمون ذیل کا بغور مطالعہ کریں پھر بچوں کو وضاحت سے سمجھائیں بعدہ ان سے زبانی سنیں۔

(۱) انسان کی بولی کو لفظ کہتے ہیں جیسے تم اپنے منہ سے کہو خدا، رسولؐ، قلم، پڑھتا ہوں، بمبئی سے، تو تمہاری ان بولیوں کو لفظ کہیں گے۔

(۲) لفظ بول کر جو چیز سمجھی جائے اسے معنی کہتے ہیں۔

(۳) جو چیز ہاتھ یا پیر یا زبان وغیرہ سے کی جائے اسے کام کہتے ہیں
مثلاً لکھنا پڑھنا، مارنا، چلنا، آنا، جانا،

(۴) جو چیز کسی کام کے سبب سے پیدا ہو اسے بھی کام کہتے ہیں جیسے پھٹنا، کٹنا، گرنا،

(۵) جس لفظ کو سن کر اس سے کوئی ایک چیز سمجھی جائے اسے واحد کہتے ہیں جیسے کتاب، چیز، لڑکا۔

(۶) جس لفظ کو سن کر اس سے ایک طرح کی کئی چیزیں سمجھی جائیں اسے جمع کہتے ہیں۔ جیسے کتابوں، لڑکے،

چیزیں۔

(۷) **مشکل:** کٹھن : مصیبت، شادی : خوشی، دیدار : دیکھنا، نزع : جانکنی موت، سر شمشیر : تلوار کی دھار، (مراد پل صراط) قدسی : فرشتہ، غمزدہ : غم کا مارا۔

(۸) صاحب عربی لفظ ہے جب یہ لفظ شروع میں کسی دوسرے لفظ سے جوڑ دیا جائے تو اس کا معنیٰ "والا" ہوتا ہے جیسے صاحب مال : مال والا، صاحب علم : علم والا، صاحب قلم : قلم والا،

(۹) صاحب کوثر: کوثر والا، ایک بہشتی دریا کا نام کوثر ہے اللہ تعالیٰ نے پیارے مصطفیٰ ﷺ کو اس کا مالک بنایا ہے اسی لئے حضور کو صاحب کوثر کہتے ہیں۔

(۱۰) جس لفظ کو سن کر اس سے کوئی کام سمجھا جائے اسے مصدر کہتے ہیں مثلاً لکھنا، پڑھنا، مارنا، چلنا، چلانا، یہ سب الفاظ مصدر ہیں۔

سوالات

(۱) ساتویں شعر کا مطلب بیان کرو؟

(۲) نزع، عطا، عشق، غمزدہ، کوثر پل صراط کی ہجے کرو؟

(۳) زبانیں اور قدسیوں کا واحد بتاؤ؟

نرالی شان والا

سارے جہاں کا پروردگار ایک اللہ ہے، وہ یکتا اور بے مثل ہے، نہ وہ کسی کی طرح ہے نہ کوئی چیز اس کی طرح ہے وہ جیسی ہے۔ یعنی اپنے آپ زندہ ہے اور دوسری چیزیں اس کے زندہ رکھنے سے زندہ رہتی ہیں وہ کان، ناک، زبان، آنکھ وغیرہ اعضاء سے پاک ہے وہ بہت ہی نرالی شان والا ہے۔

دیکھو! انسان زبان کے بغیر کچھ بول نہیں سکتا۔ آنکھ کے بغیر کچھ دیکھ نہیں سکتا اور کان کے بغیر کچھ سن نہیں سکتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کیسی شان والا ہے وہ کلام کرتا ہے لیکن زبان سے پاک ہے۔ وہ ہر چیز دیکھتا ہے یہاں تک کہ ہواؤں اور آوازوں کو بھی دیکھتا ہے۔ وہ ہر بات سنتا ہے مگر کان سے پاک ہے وہ نہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے۔ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے اس کی ہر بات انوکھی ہے۔ اس کی حقیقت سمجھ سے باہر ہے۔

جَلَّ جَلالُہٗ

دیکھو! دُنیا اگر چہ ہزاروں برس سے موجود ہے مگر اس کے باوجود اس کی ابتداء ضروری ہے کیونکہ دنیا اور اس کی ہر چیز مثلاً زمین، آسمان، آفتاب و ماہتاب بحروبر شجر، انسان و حیوان وغیرہ سب نو پید ہیں یعنی پہلے نہیں تھے بعد میں سب ہوئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ، تو اس کے وجود کی کچھ ابتداء نہیں۔ وہ ازلی ہے یعنی ہمیشہ سے رہا ہے اور ابدی ہے یعنی ہمیشہ رہے گا۔

وہ ہر خوبی والا ہے اور عیب کی تمام باتوں سے پاک ہے سارے جہان کا اکیلا خدا وہی ہے، اس کی خدائی میں کسی کا ساجھا نہیں، ہر چیز اس کے بس میں ہے وہ چاہے تو رائی کو پربت اور پربت کو رائی بنا دے اس کی مقدس بارگاہ مجبوری اور بے بسی سے پاک ہے جَلَّ جَلالُہٗ

مشق

(۱) وقت کو زمانہ کہا جاتا ہے۔

(۲) زمانہ تین طرح کا ہوتا ہے، گزرا ہوا زمانہ، موجودہ زمانہ آنیوالا زمانہ۔

(۳) **فعل**: ایسا لفظ ہے جسے سن کر کوئی کام اور اس کے ہونے کا زمانہ

دونوں ساتھ ساتھ سمجھا جائے، مثلاً پڑھا، کھاتا ہے، لکھے گا،

(۴) **فعل ماضی:** ایسا لفظ ہے جسے سنکر کوئی کام اور گزرا ہوا زما
دونوں ایک ساتھ سمجھا جائے، جیسے پڑھا، آیا، گیا، دیا، لکھ
کھایا، تھا، دیکھتا تھا۔

(۵) **فعل حال:** ایسا لفظ ہے جسے سنکر کوئی کام اور موجودہ زمانہ دونو
ایک ساتھ سمجھا جائے۔ جیسے پڑھتا ہے، آتا ہے، کہتا ہے۔

(۶) **فعل مستقبل:** ایسا لفظ ہے جسے سن کر کوئی کام اور آنے وا
زمانہ دونوں ایک ساتھ سمجھا جائے مثلاً پڑھے گا، آئیگا، کہے گا،

(۷) بدن کے ایک ایک حصہ کو عضو کہتے ہیں جیسے ہاتھ، پیر، ناک
کان، سر، انگلی، وغیرہ

(۸) عضو کی جمع "اعضاء" ہے

(۹) آفتاب: سورج، ماہتاب: چاند، بحر: تری، شجر: درخت، حجر: پتھر

سوالات

(۱) اللہ تعالیٰ کی کوئی نرالی شان بتاؤ؟

(۲) مارنا سے فعل ماضی، فعل حال فعل مستقبل بناؤ؟

(۳) اللہ تعالیٰ ازلی اور ابدی ہے اس کا مطلب بیان کرو؟

سرکار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سرکار پیارے مصطفیٰ ﷺ سے پہلے کم و بیش ایک لاکھ
ِو بیس ہزار انبیائے کرام دُنیا میں تشریف لائے پھر سب کے آخر میں
للہ تعالیٰ نے پیارے مصطفیٰ ﷺ کو سارے جہان کا رسول بنا کر بھیجا
مارے سرکار کے بعد نہ تو کوئی نبی پیدا ہوا نہ قیامت تک پیدا ہو سکتا ہے۔

دوسرے انبیائے کرام صرف اپنی قوموں کی طرف پیغمبر ہو کر
شریف لاتے رہے لیکن ہمارے سرکار پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
سلم اگرچہ عربی قوم میں پیدا ہوئے مگر آپ صرف عربوں ہی کے
نہیں بلکہ دنیا کی تمام قوموں کے نبی ہیں۔ بلکہ آپ کی نبوت کا دائرہ
س سے بھی وسیع ہے، چنانچہ خود سرکار فرماتے ہیں اُرسِلتُ اِلَی
لخلق کافّۃً [۱] یعنی میں ہر ایک کے لئے رسول ہو کر آیا ہوں ﷺ

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سرکار مصطفیٰ ﷺ انسان، جنات،
حیوانات، نباتات، جمادات، فرشتے، زمین، آسمان، سورج، چاند،
تارے، عرش، کرسی، وغیرہ سب کے رسول اور پیغمبر ہیں اور ان
سب پر پیارے مصطفیٰ ﷺ کا حکم ماننا واجب ہے۔

---

[۱] مسلم شریف جلد اوّل کتاب المساجد ص: ۱۱۹ ۱۲

یہی وجہ ہے کہ جب ہمارے سرکار نے آسمان پر چمکتے چاند کی طرف اپنی نورانی انگلی سے اشارہ کردیا تو چاند نے لاکھوں میل دور ہونے کے باجود اپنا سینہ چیر دیا اور خود دو ٹکڑے ہو گیا یونہی جب سرکار نے درختوں کو طلب فرمایا تو وہ اپنی جگہ سے اکھڑے اور زمین پر گھسٹتے ہوئے چل کر سرکار کے سامنے حاضر ہو گئے۔

شاید کسی کے دماغ میں یہ سوال پیدا ہو کہ بے جان درختوں کو کیا معلوم؟ کہ مکہ شریف کے محمد عربی علیہ الصلاۃ والسلام، اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور یہ ان کا حکم ماننا فرض ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ چند کافر انسان اور جنات کو چھوڑ کر باقی عالم کی ساری چیزیں میدان کا ایک ایک ذرہ، سمندر کا ایک ایک قطرہ سب کے سب جانتے ہیں کہ محمد عربی ﷺ خدائے پاک کے رسول اور ہم سب کے نبی ہیں۔

کیا تم نے نہیں سُنا؟ کہ کنکروں نے بھرے مجمع میں سرکار کا کلمہ پڑھا جانوروں اور درختوں نے سرکار کو سجدہ کیا۔ پتھروں نے سرکار کو سلام کیا اُستُن حنّانہ جو ایک لکڑی تھی سرکار کی محبت میں پھوٹ پھوٹ کر روئی۔ اس کے رونے کو صحابۂ کرام نے اپنے کانوں سے سنا" ﷺ

ایمان تازہ کرنے کے لئے آخر میں ایک حدیث شریف سُن لو ہمارے سرکار پیارے مصطفےٰ ﷺ فرماتے ہیں مَامِنْ شَیٍ اِلاَّ یَعلَمُ اَنّی رَسُولُ اللهِ اِلاّ کَفَرَۃَ الجنّ اِلاّ کَفَرَۃَ الجنّ وَ الانس [1] یعنی چند بے

[1] اس حدیث شریف کو طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت یعلیٰ بن امرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، تجلی الیقین ص ۲۷ : علم بمعنی اعتقاد و ایمان ۱۲

ایمان جن اور آدمی کے سوا ہر چیز مجھے اللہ کا رسول مانتی ہے ﷺ

مشق

(۱) سرکار مصطفےٰ ﷺ کے قول اور بات کو حدیث شریف کہتے ہیں۔

(۲) **اسم:** وہ لفظ ہے جسے سُن کر یا تو صرف کام یا صرف زمانہ یا کوئی چیز سمجھی جائے، جیسے پڑھنا لکھنا، آج، کل، پرسوں، قلم، زید، وہ، یہ،

(۳) **حرف:** وہ لفظ ہے جب اسے تنہا بولا جائے تو اس کا کچھ معنی سمجھ میں نہ آئے جیسے، نے، کو، سے، تک، میں، کا، کی، پر، لیکن، اگر، تو، نہیں،

سوالات

(۱) چاند دو ٹکڑے کیوں ہوا؟

(۲) ذیل کے جملوں میں اسم، فعل، حرف، پہچان کر بتاؤ؟ میں نے پرسوں زید کو مسجد میں بلایا لیکن وہ نہیں آیا، احمد کا لڑکا یہاں پڑھے گا اگر تم پڑھنے میں محنت کرو گے تو انعام پاؤ گے، خالد دہلی سے بمبئی تک جائے گا۔

(۳) ذیل کے فعلوں میں ماضی، حال، مستقبل، چھانٹ کر بتاؤ؟ بھیجا، جانتے ہیں، مانتی ہے، پڑھا، رہے گا۔

(۴) ذیل کے الفاظ کے ہجے کرو اور انہیں اپنی کاپیوں میں لکھ لو، حدیث، فرض، وسیع، صحابہ، عرب، قطرہ، حاضر،

ہندوستان

ہندوستان ایک بہت ہی قدیم اور وسیع ملک ہے۔ اس کو عربی میں ہند، اور انگریزی میں انڈیا کہتے ہیں، اگر تم ہندوستان کے بیچ میں کھڑے ہو جاؤ تو پورب کی سمت بنگال اور پچھّم کی سمت گجرات، اُتّر کی طرف کشمیر اور دکھن کے رخ پر کنیا کماری پڑے گا۔ ہندوستان کی لمبائی کشمیر سے کنیّا کماری تک ایک ہزار نو سو پچاس میل ہے اور گجرات سے بنگال تک چوڑائی ایک ہزار پانچ سو ساٹھ میل ہے۔

اس بات کا ابھی تک صحیح پتہ نہیں لگایا جا سکا کہ اس ملک میں انسانی آبادی کب سے شروع ہوئی؟ سراغ لگانے والوں کا قیاس اور اندازہ ہے کہ آج سے تقریباً پانچ چھ ہزار سال پہلے ہندوستان میں کوئی قصبہ اور شہر نہیں تھا۔ اس وقت تھوڑے بہت جو انسان تھے بھی تو ان کی کوئی مستقبل آبادی نہ تھی۔ بلکہ جنگلوں میں اِدھر اُدھر متفرق طور پر زندگی بسر ہوتی تھی۔ پتھر کے اوزار اور سامان بنا کر کام نکالتے تھے۔

پھر جب آدمیوں کی تعداد بڑھی اور ان میں کچھ لوگ سوجھ بوجھ والے پیدا ہوئے تو لوہے اور تانبے اور دوسری دھاتوں کے اوزار سامان بنانے لگے اور کھیتی بھی کرنا شروع کر دیا۔

کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ جزیرۂ نکوبار یا کسی اور جگہ سے یہاں آئے تھے۔ لیکن چونکہ ہندوستان میں بسنا اور رہنا انہیں لوگوں نے شروع کیا تھا۔ اس لئے یہاں کے اصلی قدیم باشندے یہی لوگ کہے جا سکتے ہیں۔

نقشہ قدیم ہندوستان

پھر کچھ عرصہ بعد شمال اور مغرب کے راستہ سے ہندوستان میں ایک نئی قوم داخل ہوئی جس کا نام تاریخی کتابوں میں دراوڑ بتایا گیا ہے۔ دراوڑ قوم کے لوگ تہذیب اور شائستگی میں یہاں کے قدیم باشندوں سے آگے تھے۔ یہ لوگ کھیتی کے ساتھ تجارت کا بھی سلیقہ رکھتے تھے، دھاتوں سے اچھے اچھے سامان اور ہتھیار بناتے تھے۔ علم و ہنر کی وجہ سے انہیں لوگوں کا یہاں راج پاٹ تھا۔ قدیم باشندوں کی حیثیت ان لوگوں کے سامنے غلاموں اور نوکروں جیسی تھی۔

پھر ایک لمبی مدت کے بعد ایک تیسری قوم ہندوستان میں داخل ہوئی جس کا نام تاریخی کتابوں میں آریہ ہے۔ اس قوم کو ایرن بھی کہا جاتا ہے۔ آج سے تقریباً تین ہزار سال پہلے کی بات ہے کہ دریائے جیحون کے آس پاس اور کوہِ قاف کے ہرے بھرے حصوں

میں آریہ آئے تھے۔ ان لوگوں کا ذریعہ معاش کھیتی تھا۔ ان کی زمینیں زرخیز تھیں۔ غلہ افراط سے پیدا ہوتا تھا لیکن جب ان کی آبادی بہت بڑھ گئی تو روزی کی تلاش میں اس قوم کے ہزاروں لوگ اپنے وطن سے نکل پڑے اور ایران افغانستان ہوتے ہوئے ہندوستان آئے پنجاب کے سرسبز شاداب میدانوں میں آباد ہوئے پھر رفتہ رفتہ آگے بڑھتے گئے جمنا گنگا کے دوآبے پر بھی انہوں نے قبضہ کر لیا۔

آریہ قوم کے آنے سے پہلے یہاں دراوڑوں کا زور اور انہیں کا راج تھا۔ پھر جب آریہ ہندوستان میں داخل ہوئے تو دراوڑ سے ان کی لڑائی چھڑ گئی۔ مگر چونکہ آریوں کی طاقت زیادہ تھی اس لئے دراوڑ لڑائی میں شکست کھا گئے۔ جنگ ختم ہونے کے بعد جن دراوڑوں نے آریوں کی غلامی قبول کر لی۔ وہ تو یہیں رہ گئے باقی غیرت مند دراوڑ آریوں کے نیچے سے نکل کر ہندوستان کے جنوبی علاقہ میں چلے گئے اور وہیں بودوباش اختیار کر لی۔ آج کل ہندوستان میں جو قومیں سنتھال، بھیل، گونڈ وغیرہ کے نام سے جا بجا آباد ہیں۔ سب اسی دراوڑ قوم کی اولاد ہیں۔

شمالی ہندوستان میں جو دراوڑ، آریوں کی غلامی میں رہ گئے تھے انکا حال بے حد ہی خراب رہا۔ آریوں نے انہیں نیچ ذات قرار دے رکھا تھا۔ اسی لئے ان کو شودر کے نام سے یاد کیا کرتے تھے۔

آریوں کے علاوہ چند اور بھی مشہور قومیں منگول، یوچی، شک،

ہون وغیرہ ہندوستان میں آئیں۔ انہیں جہاں آبادی کے لائق زمین ملی وہاں آباد ہوتی گئیں۔ موجودہ زمانہ کے ہندو لوگ انہیں کی نسل سے ہیں جو دوسرے ملکوں سے آکر ہندوستان میں آباد ہوئیں۔

مشق

(۱) مند، فارسی زبان کا لفظ ہے جس کا ترجمہ اردو میں "والا" ہوتا ہے یہ لفظ ہمیشہ دوسرے لفظ کے آخر میں ملا کر بولا جاتا ہے ہوشمند (ہوشمند) عقل مند دولت مند، ضرورت مند، نیاز مند،

(۲) حیثیت: درجہ، حالت، ذریعہ: سامان، سب، معاش: روزی،

(۳) تاریخ اور تاریخی کتاب سے مراد وہ کتاب ہے جس میں بادشاہوں قوموں اور ملکوں کے حالات لکھے ہوتے ہیں۔

سوالات

(۱) ہندوستان میں آریہ سے پہلے کس قوم کا راج تھا؟

(۲) موجودہ زمانہ کے ہندو، کیا ہندوستان کے قدیم باشندے ہیں؟

(۳) اس سبق سے پانچ اسم اور پانچ فعل اور پانچ حرف چھانٹ کر نکالو؟

(۴) ذیل کے الفاظ میں جو واحد ہے اس کی جمع بتاؤ؟ اور جو جمع ہے اس کا واحد بتاؤ!

شہر، زمین، جنگلوں، آدمیوں، ہزار، قومیں،

(۵) ذیل کے کلمات کی ہجے کرو اور انہیں اپنی کاپیوں میں لکھ لو؟

صحیح، ذریعہ، حیثیت، زرخیز، معاش، افراط، وطن،

قریش

سرکار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نسب کے بیان میں تم حضرت فہر کا نام پڑھ چکے ہو۔ اب تم یہ بتاؤ کہ تمہیں حضرت فہر کے بیٹے پوتے کے نام یاد ہیں کہ نہیں؟

ہو سکتا ہے کہ تمہیں یاد نہ ہو اس لئے ہم دوبارہ بتائے دیتے ہیں۔ حضرت فہر کے صاحبزادے کا نام حضرت غالب اور پوتے کا نام لوئ اور پرپوتے کا نام حضرت کعب ہے۔

مکہ والے حضرت فہر کو قریش کے نام سے یاد کرتے تھے۔ بات یہ ہے کہ عربی زبان میں قریش، سمندر کی اس مچھلی کا نام ہے جو دوسرے سمندری جانوروں سے زور اور طاقت میں بڑھ کر ہوتی ہے تو چونکہ حضرت فہر بہادری اور شرافت میں دوسروں سے بڑھ چڑھ کر تھے اس لئے لوگ ان کو قریش کہا کرتے تھے، پھر بعد میں ان کے گھرانے اور خاندان کا نام بھی قریش پڑگیا چنانچہ عرب میں حضرت غالب حضرت لوئ حضرت کعب اور ان کے بیٹوں اور پوتوں کو قریش کہا جاتا تھا۔

یوں تو ملک عرب میں قریش کا خاندان بڑی قدر کی نگاہ سے

دیکھا جاتا تھا بلکہ عرب کے باہر دوسرے ملک کے لوگ بھی قریش کی عزت کرتے تھے لیکن جب سے سرکار مصطفےٰ ﷺ کے پردادا حضرت ہاشم اس خاندان میں پیدا ہوئے اس وقت سے قریش خاندان کی عزت میں چار چاند لگ گئے۔ کیونکہ حضرت ہاشم نے کئی ایک کام ایسے انجام دیئے جن سے قریش کی دھاک ہر طرف بیٹھ گئی یہاں تک کہ جنگلوں میں اور پہاڑوں میں رہنے والے ڈاکو بھی خاندانِ قریش کے لوگوں کا احترام کیا کرتے تھے چنانچہ قریش کا قافلہ بے خوف وخطر ہو کر مکہ سے ملک شام اور یمن کا سفر کرتا تھا اور ڈاکوؤں کی لوٹ مار سے محفوظ رہا کرتا تھا۔

جس زمانے میں ہمارے سرکار پیارے مصطفےٰ ﷺ مکہ شریف میں پیدا ہوئے اس وقت قریش کا قبیلہ ایک بہت بڑا گھرانا بن کر کئی خاندانوں میں بٹا ہوا تھا۔ جس میں چند مشہور خاندان یہ تھے۔

بنی علی، بنی تیم، بنی مخزوم، بنی سہم، بنی زهره، بنی عبد الشمس، بنی امیہ، بنی هاشم، جب ہمارے سرکار پیارے مصطفےٰ ﷺ نے اپنی پیغمبری کا اعلان فرمایا اور اسلام کی تبلیغ شروع کی تو خاندان قریش کے چودھریوں اور دوسرے لوگوں نے بڑی سخت مخالفت کی جن میں ابو جہل مخزومی، ابولہب ہاشمی، عاص بن وائل سہمی عتبہ بن ربیعہ، عبشمی، ولد بن مغیرہ مخزومی وغیرہ پیش پیش تھے اور ان میں سب سے بڑا شیطان ابو جہل تھا۔ اسی کے اکسانے پر قریشی

کافروں اور مسلمانوں کے درمیان میدانِ بدر میں جنگ ہوئی قریش کالشکر ایک ہزار کا تھا اور حضور ﷺ کے صحابہ صرف تین سو تیرہ تھے۔

لڑائی ہوئی اور گھمسان کی ہوئی۔ حضور کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے سلمانوں کو فتح دی قریش کے بڑے بڑے سردار اور بہادر مسلمانوں کے ہاتھ سے مارے گئے۔ ابو جہل بھی قتل ہو کر جہنم رسید ہوا قتل ہونے والے کافروں کی تعداد ستر تھی اور ستر گرفتار ہوئے باقی کافر میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے اس جنگ سے قریش کا زور ٹوٹ گیا اور ان کی ہمت پست ہو گئی۔

خاندان قریش میں بہت سے خوش نصیب حضرات بھی گزرے ہیں۔ جنہوں نے صحابی ہونے کی عزت حاصل کی ہے۔ ان میں بعض تو وہ ہیں جنہوں نے صحابی ہونے کی عزت حاصل کی ہے۔ ان میں بعض تو وہ ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی خبر سنتے ہی فوراً مسلمان ہو گئے اور انہوں نے بے چوں وچرا حضور کی غلامی قبول کرلی۔ جیسے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت مولا علی ہاشمی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی اُموی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص زہری رضی اللہ عنہ۔

اور بعض حضرات ہیں جنہوں نے پہلے تو سالہا سال مسلسل حضور ﷺ سے ٹکرلی لیکن پھر غلامی میں داخل ہو کر جانثار صحابی ہو گئے۔

مثلاً حضرت ابو سفیان بن حرب اموی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمرو بن عاص سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت خالد بن ولید مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور رہے حضرت عمر فاروق اعظم عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، تو آپ نے شروع میں ضرور مخالفت کی تھی لیکن جلد ہی پیارے مصطفےٰ ﷺ کی غلامی اختیار کر کے شیدائی بن گئے۔

مشق

(۱) کسی چیز سے تعلق اور لگاؤ ظاہر کرنے کے لئے یائے نسبتی آتی ہے مثلاً کانپور ایک شہر ہے جب تم لفظ کانپور کے آخر میں یائے نسبتی جوڑ کر کانپوری کہو گے تو اس کا معنی یہ ہو گا، کانپور کا رہنے والا آدمی یا کانپور کی بنی ہوئی کوئی چیز،

(۲) جس لفظ میں یائے نسبتی لگتی ہے اسے منسوب کہتے ہیں، جیسے دہلوی، بریلوی، عربی، ہندوستانی،

(۴) تمہارے سبق میں ہاشمی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے یہاں ہاشمی سے مراد وہ شخص جو حضرت ہاشم کی نسل میں پیدا ہوا۔

(۴) کسی لمبے لفظ میں یائے نسبتی لگاتے وقت کچھ حروف کم کر دئے جاتے ہیں مثلاً عبد الشمس ایک لمبا لفظ ہے اس میں جب یائے نسبتی لگے گی تو اس کو شمسی کہا جائے گا۔ یونہی عبد القادر کا اسم منسوب قادری بولا جائیگا!

سوالات

(۱) ابو جہل کہاں قتل کیا گیا؟

(۲) اس سبق میں سے چار اسم منسوب چھانٹ کر نکالو؟

(۳) حضرت ابو بکر کو تیمی اور حضرت عمر کو عدوی کیوں کہا جاتا ہے؟

(۴) حضرت فہر کا نام قریش کیوں پڑا؟

امتحان

بہت پرانے زمانے کی بات ہے کہ بنی اسرائیل قوم کے تین آدمی تھے، ایک کوڑھی، دوسرا گنجا، تیسرا اندھا، تینوں بہت غریب اور کنگال تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کا امتحان لینا چاہا تو ایک فرشتہ بھیجا وہ فرشتہ پہلے کوڑھی کے پاس پہنچا اور اس سے دریافت کیا کہ تجھے کیا چیز پیاری ہے ؟

کوڑھی نے جواب دیا، میرا جسم خوبصورت بن جائے اور میرا کوڑھ پن بھی دور ہو جائے کیونکہ اس کے سبب لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں! فرشتے نے اپنا نورانی ہاتھ کوڑھی کے بدن پر پھیر دیا، جس سے اس کا کوڑھ پن جاتا رہا اور بدن کی کھال نرم اور چکنی ہو گئی۔ اور جسم کا رنگ بھلا دکھنے لگا پھر فرشتے نے پوچھا تجھے کون سا مال مرغوب ہے ؟

اس نے اونٹ بتایا، فرشتے نے اُسے دس مہینے کی گابھن اونٹنی سپرد کی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تیرے لئے اس میں برکت عطا فرمائے پھر فرشتہ گنجے کے پاس گیا اور پوچھا تجھے کون سی چیز زیادہ پیاری ہے ؟اس نے بتایا کہ میرے جسم سے گھن کی چیز جاتی رہے

اور میرے بال خوشنما ہو جائیں، فرشتے نے اپنا نورانی ہاتھ پھیر دیا۔ اس کے بدن سے گھن والی بات جاتی رہی اور بال خوبصورت ہو گئے۔ فرشتہ نے پوچھا تجھے کون سا مال پسند ہے ؟اس نے جواب دیا "گائے" فرشتہ نے اسے ایک گابھن گائے دی اور کہا اللہ تعالیٰ تیرے لئے اس میں برکت عطا فرمائے۔

بعدہٗ وہ فرشتہ اندھے کے یہاں آیا اور کہا تجھے کیا چیز پیاری ہے ؟اندھے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے دوبارہ آنکھ عطا فرمائے تاکہ میں لوگوں کو دیکھوں فرشتے نے اس پر بھی نورانی ہاتھ پھیر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو بینا کر دیا، فرشتے نے ایک گابھن بکری اس کے حوالہ کر دی اور وہاں سے روانہ ہو گیا۔

کچھ دنوں کے بعد فرشتے کی دی ہوئی اونٹنی گائے اور بکری سے بچے پیدا ہوئے پہلے شخص کے یہاں اونٹوں سے اور دوسرے کے یہاں گایوں سے اور تیسرے کے یہاں بکریوں سے جنگل بھر گیا اور یہ تینوں مالدار ہو گئے۔

اب وہی فرشتہ کوڑھی آدمی کی شکل میں اونٹ والے کے سامنے پہنچا اور کہا، میں ایک غریب پردیسی آدمی ہوں میرے پاس نہ تو سواری کے لئے کوئی جانور ہے نہ کھانے کا کچھ سامان ہے۔ مجھے اپنے گھر پہنچنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، مگر اللہ

تعالیٰ کی مدد سے پھر تیری مدد سے جس خدا نے تجھے خوشنما رنگ
اچھی کھال اور کثیر مال دیا ہے اس کے نام پر تجھ سے ایک اونٹ
مانگتا ہوں میں اپنی منزل پر آسانی سے پہنچ جاؤں، اونٹ والے نے
جواب دیا چونکہ میری ذمہ دوسرے خرچ بہت زیادہ ہیں اس لئے
میں تمہیں کچھ نہیں دے پاؤں گا۔ فرشتہ بولا گویا میں تجھے پہچانتا
ہوں بتا کیا تو کوڑھی نہ تھا؟

کیا تجھ سے لوگ گھن نہیں کرتے تھے؟ کیا تو پہلے مفلس نہ
تھا؟ پھر تجھے اللہ تعالیٰ نے دولت مند بنایا۔ اس نے کہا میں مفلس کب
تھا! میں تو خاندانی امیر رہا ہوں، فرشتہ بولا، اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ
تجھے پہلے کی طرح کوڑھی اور کنگال بنا دے۔

پھر فرشتہ وہاں سے چلا اور گنجے کی شکل بن کر گائے والے کے
پاس پہنچا اس سے اپنی پریشانی بیان کر کے ایک گائے طلب کی، اس
نے گائے دینے سے انکار کر دیا اور وہی جواب دیا جو کوڑھی نے دیا
تھا، فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے پہلے ہی جیسا بنا
دے، پھر وہ فرشتہ اندھا بن کر تیسرے آدمی کے یہاں پہونچا۔
بولا میں مصیبت کا مارا ایک پردیسی ہوں میں اپنے دیس جانا چاہتا
ہوں میرے پاس نہ تو کوئی سواری ہے، نہ کھانے پینے کا سامان
ہے۔ بس اللہ تعالیٰ کا کرم پھر تیری مدد ہو جائے تو پہونچنا آسان ہے،

جس خدائے پاک نے تجھے دوبارہ آنکھ عطا فرمائی اسی کا واسطہ دے
کر میں تجھ سے ایک بکری کا سوال کرتا ہوں اگر تو ایک بکری مجھے
دیدے تو میں آسانی سے اپنے گھر تک پہونچ جاؤں گا۔ اس نے کہا
بے شک میں اندھا تھا اللہ نے اپنے فضل سے مجھے آنکھیں دیں۔
اے مسافر! تو مجھ سے صرف ایک بکری مانگ رہا ہے ارے اللہ کے
نام پر میرا سارا مال قربان ہے تو جتنا چاہے لے لے میری طرف
سے کچھ بھی روک نہیں۔

فرشتہ نے کہا: تو اپنا مال اپنے قبضہ میں رکھ تیرا اور گنجے اور
کوڑھی کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان تھا وہ دونوں امتحان میں فیل
ہیں اور تو کامیاب ہے، تیرے لئے اللہ کی رضا ہے اور ان دونوں
سے خدائے پاک ناراض ہے۔

پیارے بچو! جو شخص نعمت پا کر اللہ تعالیٰ کو بھول جائے اس کا
انجام بہت بُرا ہے دیکھو اللہ تعالیٰ نے گنجے اور کوڑھی کو مال عطا
فرمایا اور ان کے بدن کا گھناؤنا مرض دور کر کے انہیں تندرستی دی
لیکن جب وہ دونوں اللہ پاک کا احسان بھولنے کی وجہ سے امتحان
میں ناکام رہے تو ان پر اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہوا وہ پھر پہلے کی طرح
گنجے اور کوڑھی ہو گئے اور ان کا مال بھی برباد ہو گیا، اور اندھے کو
اللہ تعالیٰ نے بینائی دی اور اس کی محتاجی دور فرمائی! اس نے اللہ

تعالیٰ کا احسان فراموش نہیں کیا۔ خدا کی راہ میں مال دینے سے دریغ نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے امتحان کے بعد خوش ہو کر اس کی بینائی اور دولت برقرار رکھی!

مشق

(۱) دار، فارسی کا لفظ ہے، اس کا ترجمہ والا، ہوتا ہے۔ یہ لفظ ہمیشہ کسی لفظ کے بغل میں جوڑا جاتا ہے، جیسے مالدار (مال والا) حصہ دار، حقدار، طرفدار، رشتہ دار، ایماندار، دیندار، علمدار (جھنڈے والا)

(۲) خوش، فارسی لفظ ہے، یہ لفظ کبھی دوسرے لفظ کے شروع میں جوڑ کر بولا جاتا ہے۔ جیسے خوشبو، (اچھی مہک) خوش حال (اچھے حال والا) خوشخط (اچھی تحریر) خوش نما

(۳) جس لفظ کو بول کر کوئی بات پوچھی جائے اسے کلمہ استفہام کہتے ہیں جیسے، کیا، کون، کب، کہاں،

(۴) جس لفظ کو بول کر کسی کو پکارا جائے یا کسی کو متوجہ کیا جائے اُسے حرف ندا کہتے ہیں۔ جیسے یااللہ، یارسول اللہ،

میں یا حرف ندا ہے یونہی اے شخص میں 'اے' حرف ندا ہے،

(۵) جب جملہ کے ختم "؟" پر یہ نشان ہو اسے سوالیہ جملہ سمجھنا چاہئیے۔

(۶) ندائیہ جملہ کے ختم پر یہ "!" نشان ہوتا ہے۔

(۷) جملہ کے ختم پر وقفہ ظاہر کرنے کے (-) لئے یہ نشان رہا کرتا ہے۔

(۸) دو لفظ کے بیچ میں سکتہ ظاہر کرنے کے لئے یہ نشان "،" بنایا جاتا ہے۔

(۹) بعدہٗ: اس کے بعد، کثیر: زیادہ، بہت۔

سوالات

(۱) اونٹ والے کا پورا قصہ اپنے الفاظ میں بیان کرو؟

(۲) بکری والے کی دولت کیوں برقرار رہ گئی؟

(۳) اپنے سبق میں ان الفاظ کو تلاش کرو جن کے ساتھ دار اور خوش کا لفظ جوڑا گیا ہے۔

(۴) گھن کرتے ہیں، مانگ رہا ہے، پوچھا، پہونچ جاؤں گا، ان الفاظ میں فعل ماضی، فعل حال اور فعل مستقبل کو پہچان کر بتاؤ؟

نعت شریف

مرادیں مل رہی ہیں شاد شادان کا سوالی ہے
لبوں پر التجا ہے ہاتھ میں روضہ کی جالی ہے

تری صورت تری سیرت زمانے سے نرالی ہے
تری ہر ہر ادا پیارے! دلیلِ بے مثالی ہے

بشر ہو یا ملک جو ہے ترے در کا سوالی ہے
تری سرکار والا ہے ترا دربار عالی ہے

وہ جگ داتا ہو تم سنسار باڑے کا سوالی ہے
دَیا کرنا کہ منگتا نے بھی گدڑی سنبھالی ہے

فقیرو ! بینواؤ ! اپنی اپنی جھولیاں بھرلو
کہ باڑا بٹ رہا ہے فیض پر سرکار عالی ہے

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا
کہ ان کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

ہمیشہ تم دَیا کرتے ہو بگڑے حال والوں پر
بگڑ کر میری حالت نے مرِی بگڑی بنالی ہے

حسن کا دَرد ، دُکھ موقوف فرما کر بحالی دو
تمہارے ہاتھ میں دُنیا کی موقوفی بحالی ہے

مشق

(۱) شاد : خوش، سوالی : بھکاری منگتا، التجا: درخواست، روضہ : قبر،
(۲) فیض : بخشش، ملک : فرشتہ، داتا : بخشش کرنے والا، ادا : طور، طریقہ
(۳) جالی : لکڑی یا دھات کا بنا خانہ دار سوراخ والا پڑا جس سے قبر کو چاروں طرف سے گھیر دیا جائے تاکہ قبر کو کوئی چھو نہ سکے اور سوراخ سے قبر کی زیارت کرے۔
(۴) باڑا: خیرات، صدقہ، جگ : دنیا، بینوا : غریب، گدا فقط : صرف
(۵) دَرُ : دروازہ، ڈیوڑھی، سرکار : بارگاہ، سنسار : دنیا بزم : محفل،
(۶) جَگداتا : پوری دنیا پر بخشش کرنے والا، انعقاد: برپا ہونا
سیرت : چال چلن

❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄
❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄

سوالات

(۱) تیسرے شعر کا مطلب بیان کرو!
(۲) مرادیں اور لبوں کا واحد کیا ہے ؟
(۳) ساتویں شعر کے پہلے مصرعہ سے اسم، فعل حرف چھانٹ کر نکالو!

دُنیا

بچو! تم لوگ اپنی گفتگو میں لفظ دنیا بولتے رہتے ہو اور دوسروں سے اس لفظ کو سنتے بھی ہو چنانچہ کوئی کہتا ہے کہ دنیا بڑی لمبی چوڑی ہے کوئی بولتا ہے ایک روز دنیا سے جانا ہے اب تم بتاؤ دنیا کا لفظ سن کر تمہاری سمجھ میں کیا آتا ہے؟

خود تم کیا بتاسکو گے؟ ہم سے سنو! اللہ تعالیٰ جل شانہ بڑی نرالی قدرت والا ہے۔ جس کی قدرت کی کچھ حد نہیں اس نے اپنی قدرت سے زمین اور آسمان کے سات سات طبق پیدا فرمائے انہیں طبقات کے مجموعہ کو دنیا کہتے ہیں۔

تم نے پیاز دیکھی ہوگی۔ اس کا ڈھانچہ گول رہتا ہے اور اندر تک اس میں پرت ہی پرت رہتی ہے یوں ہی پیاز کی طرح زمین بھی گول ہے اور اس میں اندر تک سات پرت ہیں لیکن زمین کے طبقوں اور پیاز کے پرتوں میں فرق یہ ہے کہ پیاز کے پرت آپس میں ایک دوسرے سے لپٹے ہوتے ہیں اور زمین کے طبقات ایک دوسرے سے جُدا ہیں اور اس کے ہر دو طبقے کے درمیان، اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا آسمان کا زمین سے ہے۔ اور ہاں زمین کو گول سن کر تم حیرت کرتے

ہو گے اور سوچتے ہو گے کہ زمین تو دیکھنے میں ہر طرف سے برابر اور سپاٹ معلوم ہوتی ہے تو پھر گول کیوں کر ہے؟

لیکن در حقیقت زمین ایک بہت بڑا لمبا چوڑا گولا[1] ہے جیسا کہ جغرافیہ دانوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ ہم جدھر نظر ڈالتے ہیں ادھر زمین برابر ہی دکھائی دیتی ہے کہیں سے بھی وہ ہمیں مڑی ہوئی نظر نہیں آتی تو اس کی وجہ سے کہ خود زمیں پر رہتے ہیں اور سیکڑوں میل پھیل کر دھیرے دھیرے مڑتی چلی گئی ہے اس لئے ہمیں اس کی گولائی نظر نہیں آتی، بس یوں سمجھو کہ جس طرح ایک بہت بڑی گیند پر رہ کر چیونٹی کو اس کی گولائی نظر نہیں آسکتی یوں ہی ہم اس لمبی چوڑی زمین پر رہ کر اس کی گولائی نہیں دیکھ سکتے۔

ہمارے سر کے اوپر جو آسمان ہے وہ زمین کی طرح ایک گولا ہے مگر زمین سے اربوں گنا بڑا ہے۔ اسی کے بیچ میں حکم الٰہی سے زمین معلق ہے۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی قدرت کو دیکھو اس نے زمین کا یہ لمبا چوڑا بھاری بھرکم گولا آسمان کے پیٹ کے اندر ٹھیک بیچ میں ٹکا رکھا ہے۔

[1] مشکوٰۃ شریف، باب بدأ الخلق، ملفوظات سرکار اعلیٰ حضرت حصہ چہارم ص: ۷۵

سامنے تصویر کو دیکھو!
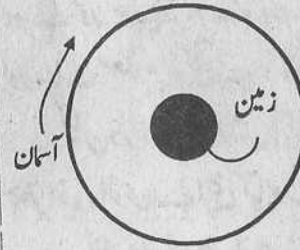
اس میں گول نقطے کو زمین
اور دائرہ کو آسمان فرض کیا گیا ہے تو
جس طرح دائرہ کے بیچ میں یہ گول
نقطہ ہے اسی طرح آسمان کے ٹھیک بیچ
میں زمین ٹکی ہے اور جیسا کہ اس گول نقطے کو دائرہ ہر طرف سے
گھیرے ہوئے ہے ویسے ہی زمین کو ہر طرف سے گھیرے ہے۔

ایک ضروری بات اور سمجھ لو۔ جب تم کسی چٹیل میدان میں
پورب پچھم، دکھن، اتر کی طرف دور تک نگاہ لے جاؤ تو تمہیں ہر
طرف زمین کا کنارہ آسمان سے لگا ہوا دکھائی دے گا۔ حالانکہ زمین کا
کنارہ کہیں آسمان، زمین سے کروڑوں میل کی دوری پر ہے یوں ہی
آسمان سے زمین کا یہی فاصلہ ہر جگہ ہے۔

پھر یہ کہ زمین کا سرا آسمان سے متصل کیوں دکھائی دیتا ہے تو
اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تمہاری آنکھ کی روشنی تمہاری آنکھ سے
نکل کر آگے بڑھتی ہے تو وہ ایک سیدھی لکیر کی طرح زمین سے
گزرتے ہوئے ٹھیک آسمان تک پہونچتی ہے۔

اب نگاہ کی سیدھ میں جہاں تک زمین پڑتی ہے وہاں تک تمہیں
زمین دکھائی دیتی ہے اور جہاں سے زمین رفتہ رفتہ مڑ کر نیچے ہوتی گئی

ہے وہ دیکھنے میں نہیں آتی کیونکہ نگاہ کی لکیریں زمین کے اس حصہ
پر پہونچ کر مڑتی نہیں بلکہ سیدھے بڑھتے ہوئے آسمان سے لگ
جاتی ہے۔ اس لئے دور تک دیکھنے میں آسمان اور زمین کا کنارہ دونوں
ملے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

مشق

(۱) دو یا دو سے زیادہ لفظ کے مجموعہ کو مرکب کہتے ہیں۔ جیسے سفید کاغذ، زید کا قلم۔

(۲) موصوف: وہ اسم ہے جسے سنکر ایسی چیز سمجھی جائے جس کے ساتھ کوئی حالت پائی جائے۔

(۳) صفت: وہ لفظ ہے جسے سن کر کسی چیز کے ساتھ پائی جانے والی حالت سمجھی جائے۔

(۴) مرکب وصفی: صفت و موصوف کے مجموعہ کو کہتے ہیں جیسے گرم پانی سرخ قلم۔ ان مثالوں میں پہلا لفظ صفت ہے کیونکہ وہ حالت کو ظاہر کرتا ہے اور دوسرا موصوف ہے کیونکہ اس سے حالت والی چیز سمجھی جاتی ہے۔

(۵) کا، کی، کے، را، ری، رے، نا، نی، نے، یہ سب حروف علامت اضافت کہلاتے ہیں۔

(۶) مضاف الیہ: وہ لفظ ہے جسکے بغل میں علامتِ اضافت ہو۔

(۷) مضاف: وہ لفظ ہے جس کا جوڑا مضاف الیہ سے ہو، مثلاً زید کی کتاب اس مثال میں زید مضاف الیہ ہے اس لئے کہ اس کے بغل میں علامت اضافت ہے اور کتاب مضاف ہے کیونکہ اس کا تعلق زید سے ہے۔

(۸) مرکب اضافی: مضاف الیہ اور مضاف کے مجموعہ کو کہتے ہیں۔ جیسے زید کی کتاب یہ مرکب اضافی ہے اور جیسے ہمارا قلم۔ یہ بھی مرکب اضافی ہے اس مثال میں ہما مضاف الیہ، را علامت اضافت اور قلم مضاف ہے اور جیسے اپنی سائیکل، میری ماں، اپنا روپیہ، اپنے بھائی۔

(۹) متصل: ملا ہوا، معلق: لٹکا ہوا، سپاٹ: ہموار۔[1]

سوالات

(۱) زمین کا سرا، آسمان سے ملا ہوا کیوں دکھائی دیتا ہے؟

(۲) متصل، طبق، نقطہ، نظر کی ہجے کرو؟

(۳) ذیل کے فقروں میں مرکب وصفی اور مرکب اضافی تلاش کرو؟ اور مضاف، مضاف الیہ، موصوف، صفت الگ الگ کر کے بتاؤ، کتاب زید کی، اتر کی طرف، چوڑا گولا، آسمان کا گولا، آسمان کے پیٹ میں، تمہاری آنکھ، چٹیل میدان، سیدھی لکیر"

---

[1] رئیس اللغات

سارے عرب میں قریش کا گھرانا بڑی شان و شوکت کا تھا پھر قریش کے تمام خاندانوں میں 'بنی ہاشم' کے خاندان کو سب سے زیادہ عزت حاصل تھی۔ حضرت ہاشم کی نسل کے لوگوں کو بنی ہاشم کہا جاتا تھا۔ آپ کے والد کا نام حضرت عبدِ مناف ہے اور آپ کے صاحبزادے حضرت عبد المطلب ہیں جو اپنے وقت میں مکہ کے بڑے رعب وداب والے تھے عبد المطلب کا دوسرا نام "شیبہ" ہے ان کے بارہ بیٹے تھے جن میں پانچ مشہور یہ ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابو طالب، ابولھب"

حضرت عبد المطلب کے تمام بیٹوں میں سب سے زیادہ حسن وجمال والے بہترین چال چلن والے حضرت عبد اللہ تھے۔ جو ہمارے سرکار پیارے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ہیں۔ ہمارے سرکار کی پیدائش سے چندماہ پہلے آپ کا انتقال ہو گیا تھا۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ

ہمارے سرکار کے صحابیوں میں شامل ہیں کیوں کہ یہ دونوں
حضرات ہمارے سرکار پر ایمان لائے اور غلامی اختیار کی۔ چوں
کہ ابو طالب ہمارے سرکار پر ایمان نہیں لائے تھے اس لئے ان کا
شمار نہ صحابیوں میں ہے نہ مسلمانوں میں لیکن انہوں نے ہمارے
سرکار کی محبت اور حمایت میں کسر باقی نہیں رکھی اپنی زندگی کی
آخری سانس تک ہمارے سرکار کی طرفداری کرتے رہے ان
کے تین بیٹے تھے حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ تینوں
حضرات صحابی ہیں۔

اور رہا ابولہب تو اگرچہ وہ ہمارے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا
چچا تھا لیکن بڑا خبیث کینہ اور چھچھورا تھا اس لئے ہمارے سرکار کو
بہت ستایا اور مرتے دم تک دشمنی سے باز نہیں آیا۔

چوں کے پیارے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے چچا
حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور آپ کے چچا
زاد بھائی حضرت علی، حضرت جعفر حضرت عقیل رضی اللہ عنہ یہ سب
حضرات خاندان بنی ہاشم میں پیدا ہوئے ہیں اس لئے ہاشمی کہے
جاتے ہیں۔

حضرت ہاشم کے بھائی عبدالشمس کا ایک بیٹا "امیہ" نام کا ہوا ہے

اس کی نسل کو بنی امیہ کہا جاتا ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے والد حضرت
ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سب حضرات بنی امیہ کی نسل سے
ہیں اس لئے اُموی کہے جاتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے
باپ کا نام عفان اور دادا کا نام ابوالعاص اور پردادا کا نام اُمیہ ہے
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام حضرت
ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دادا کا حرب اور پردادا کا نام امیہ ہے
خاندان بنی امیہ میں ایک شخص مروان گزرا ہے جو حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ کا چچازاد بھائی تھا اس کے باپ کا نام حکم اور دادا کا نام
ابولعاص اور پردادا کا نام امیہ ہے۔

مروان اموی نے ۶۴ھ ہجری میں ایک حکومت قائم کی جو اس
کی نسل کے لوگوں میں ۱۳۳ھ ہجری تک رہی۔ تاریخ کی کتابوں
میں اس حکومت کا نام دولت بنی امیہ ہے اور حضرت عباس ہاشمی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل میں ایک شخص سفاح ہوا ہے اس نے بنی
امیہ کی سلطنت ختم کر کے اپنی حکومت قائم کی۔ پھر یہ حکومت بنی
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل میں ۱۳۲ھ ہجری سے ۶۵۶ھ ہجری
تک رہی اس حکومت کا نام دولتِ عباسیہ ہے۔

مشق

(۱) دولت عربی لفظ ہے، حکومت اور سلطنت کے معنی میں بولا جاتا ہے اور اردو میں مال دھن کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

(۲) معرفہ: وہ اسم ہے جس سے کوئی خاص چیز سمجھی جائے۔ جیسے مکہ، بمبئی، زید، یہ، وہ تم۔

(۳) نکرا: وہ اسم ہے جس سے کوئی عام چیز سمجھی جائے جیسے مرد، عورت، شہر، دریا، کتاب،

سوالات

(۱) ہمارے سرکار پیارے مصطفےٰ ﷺ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نسب کہاں جاکر ملتا ہے ؟

(۲) مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو ہاشمی کیوں کہا جاتا ہے ؟

(۳) دولتِ عباسیہ کا بانی کون ہے ؟

(۴) ذیل کے الفاظ میں نکرہ معرفہ الگ کرو۔

چچا، حکومت، عفان، قریش، نام، ہم،

خالق عالم جل جلالہٗ

تم نے میز، کرسی، چاقو، تالا، کنجی، صراحی، پیالا اور اس قسم کی دوسری چیزیں تو بارہا دیکھی ہوں گی۔ بتاؤ تم سے دریافت کیا جائے کہ کیا یہ سب چیزیں اپنے آپ بن کر آگئی ہیں ؟ تو کیا جواب دو گے ؟

تم یہی جواب دو گے کہ یہ سب چیزیں خود بخود نہیں بن گئی ہیں بلکہ ان کو ہنر والوں نے بنایا ہو گا۔ کرسی الماری، میز، بڑھئی نے بنایا۔ اور تالا کنجی چاقو لوہار نے بنایا۔ صراحی، ہانڈی، پیالہ کمہار نے گڑھا ہے۔

اب غور کرو جب یہ چھوٹی چھوٹی معمولی چیزیں خود بخود نہیں بن سکیں تو ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ سورج، چاند زمین، آسمان، جانور، انسان، اپنے آپ بن جائیں نہیں ایسا تو ہر گز نہیں ہو سکتا تو پھر ماننا پڑے گا کہ ان کا بنانے والا کوئی ضرور ہے۔

رہا سوال کہ وہ بنانے والا کون ؟ اور اس کا نام ونشان کیا ہے ؟ تو جواب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہے جو ہمیشہ سے تھا اور ہے وہی سارے

جہان کا خالق اور مالک ہے اسی کے حکم سے ہوا چلتی ہے پانی برستا ہے۔ رات آتی ہے اور دن جاتا ہے وہی سوکھی زمین کو ہری بھری بناتا ہے وہی بیج سے انکھوا نکالتا ہے، وہ چاہے تو ایک بوند کو سمندر بنادے۔ وہ چاہے تو بڑے سے بڑا سمندر ایک خشک میدان بن جائے انسان کو اسی نے عقل اور سمجھ دی ہے وہ جس انسان کو چاہے پاگل بنادے اور جس کو چاہے اندھا یا کوڑھی کردے اس کا زور سب پر لیکن اس پر کسی کا زور نہیں۔

بعض لوگ خدائے تعالیٰ کے وجود کا انکار کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اگر خدا ہوتا تو ہمیں ضرور نظر آتا۔ افسوس ہے کہ ایسے لوگوں کی الٹی سمجھ پر کتنی بچکانہ بات ہے ان کی...... یہ تو ایسا ہی ہوا کہ کوئی جنگلی انسان شہر بمبئ کا انکار کرے اور کہے کہ اگر شہر بمبئ موجود ہوتا تو ہمیں ضرور نظر آتا۔

عزیز بچو! خدا کا انکار کرنے والے اندھے ہیں۔ تم ان کے دھوکے میں ہرگز نہ آنا خدا ہے اور واقعی ہے۔ اس کے ہونے پر لاکھوں نہیں بلکہ اربوں گواہ ہیں۔ سنو زمین گواہ ہے اور اسکا ایک ایک ذرہ گواہ ہے۔ آسمان گواہ ہے اور اس کا ایک ایک تارا گواہ ہے سمندر گواہ ہے اور اس کا ایک ایک قطرہ گواہ ہے۔ سورج اور اس کی دمک چاند اور اسکی چمک، پھول اور اس کی مہک بلبل اور اسکی چہک

رات اور اس کی سیاہی، دن اور اس کی سفیدی، یہ سب گواہ ہیں۔

دیکھو! چمگادڑ ایک جانور ہے جو دن بھر آنکھ بند کئے کسی درخت کی شاخ سے لٹکا رہتا ہے جب رات آتی ہے تو اِدھر اُدھر اڑتا پھرتا ہے۔ اس کو آج تک سورج نظر نہیں آیا۔ اب اگر چمگادڑ سورج کے ہونے کا انکار کرے اور کہے کہ دنیا میں سورج نہیں ہے اگر ہوتا تو ہمیں ضرور دکھائی دیتا تو بولو کیا اس کی یہ بات قابل تسلیم ہے؟...... ہرگز نہیں۔

دیکھو! منہ سے آواز نکلتی ہے لیکن آج تک کسی کو نظر آئی ہمارے گھروں، کوٹھریوں اور زمین و آسمان کے بیچ میں ہوا بھری رہتی ہے جب زور شور سے ہوا چلتی ہے تو بڑے بڑے درخت اکھڑ جاتے ہیں مگر کیا آج تک کسی نے ہوا کو دیکھا؟۔

اس زمانہ میں بجلی سے ہزاروں کام لئے جارہے ہیں۔ بجلی کی طاقت سے ٹرین چلائی جاتی ہے۔ آٹے کی مشین پریس کی مشین پانی کھینچنے کی مشین اور پنکھا وغیرہ بجلی کے ذریعے چلتے ہیں برقی بلب بجلی ہی کی بدولت روشنی دیتا ہے لیکن کیا کسی عقلمند نے آج تک بجلی کو دیکھا......؟ آواز، ہوا، روح اور بجلی اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہے تو جب انسان کی نگاہ خدا کی ان مخلوقات کو دیکھنے سے عاجز ہے تو اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کی تاب کس طرح لاسکتی ہے......؟

مشق

(۱) فاعل : وہ اسم ہے جسے سنکر کام کرنے والے کو سمجھا جائے۔ جیسے محمود نے پڑھا۔ زید لکھتا ہے۔ میں جاؤں گا۔ عورتیں سنتی ہیں۔ ان مثالوں میں محمود، زید، میں عورتیں فاعل ہیں۔

(۲) مفعول بہ: وہ اسم ہے جسے سن کر وہ چیز سمجھی جائے جس پر کام پڑے۔ جیسے بکر کو زید نے مارا، میں خط پڑھوں گا، ان مثالوں میں بکراور خط مفعول بہ ہیں۔ میں "نے" فاعل، کی علامت اور "کو" مفعول بہ کی علامت ہے۔

سوالات

(۱) خدائے تعالیٰ کے وجود پر ثبوت لاؤ۔

(۲) جب ہوا نظر نہیں آتی تو اس کا ثبوت کس طرح ثابت ہے؟

(۳) ذیل کے جملوں میں فعل، فاعل، مفعول بہ چھانٹ کر لکھو۔
میز بڑھئی نے بنایا۔ لوہار نے چاقو تیار کیا۔ زید کپڑا دھوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پانی برساتا ہے۔ کمہار کل صراحی گڑھے گا۔ کیا کسی عقلمند نے بجلی کو دیکھا۔

آسمان

تمہیں بتایا جا چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے سات آسمان پیدا فرمائے ہیں اب کچھ ان کی بناوٹ کا حال سنو۔

جس آسمان کو تم روزانہ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے رہتے ہو وہ پہلا ہے اور دوسرا آسمان اس کے اوپر ہے۔

سامنے نقشہ دیکھو!

زمین

اس میں ایک نقطہ اور سات دائرے ہیں۔ نقطہ کو زمین فرض کرو اور دائروں کو آسمان سمجھو۔ سب سے چھوٹا دائرہ پہلی آسمان ہے اور سب سے بڑا دائرہ ساتواں آسمان ہے نقشہ کی مدد سے تمہیں یہ سمجھنا آسان ہو گیا کہ ساتویں آسمان کے پیٹ میں چھٹا آسمان ہے اور چھٹے آسمان کے جوف میں پانچواں آسمان ہے اور پانچویں کے پیٹ میں چوتھا آسمان ہے اور چوتھے کے بیچ میں تیسرا آسمان اور تیسرے کے وسط میں دوسرا اور دوسرے کے پیٹ میں پہلا آسمان ہے اور پہلے آسماں کے پیٹ میں زمین ہے۔

جس زمین پر ہم اور تم اور دسرے لوگ آباد ہیں وہ پہلی ہے اور دوسری زمین پہلی کے پیٹ میں ہے اور تیسری زمین دوسری کے پیٹ میں ہے اور یونہی چوتھی، پانچویں، چھٹی، ساتویں کا حال ہے پہلی زمین سب سے بڑی اور ساتویں سب میں چھوٹی ہے۔

ہم نے آسمانوں کی ساخت کا جو نقشہ پیش کیا ہے۔ وہ آیت قرآنی کے عین مطابق ہے چنانچہ قرآن مجید کا ارشاد ہے خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقاً یعنی اللہ تعالیٰ نے تلے اوپر سات آسمان پیدا فرمائے، زمین و آسمان کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے کرسی اور عرش بھی پیدا کیا ہے۔ اس کرسی کی شکل وصورت کیسی ہے؟ یہ نہیں معلوم کیونکہ قرآن مجید اور حدیث شریف میں اس کی شکل کا حال نہیں بتایا گیا ہے۔ مگر اس کا پھیلاؤ اور گھیراؤ اتنا بڑا ہے کہ ساتوں زمین اور ساتوں آسمان اس کے پیٹ میں ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ والأَرضَ۔ یعنی اللہ کی کرسی ساتوں زمین اور آسمان کو گھیرے ہے۔ جیسے کسی لق ودق میدان میں ایک چھلا پڑا ہو۔ اور رہا عرشِ اعظم تو سبحان اللہ اس کے پھیلاؤ کا کیا کہنا ساتوں آسمان اور کرسی سب اس کے گھیرے میں ہیں۔ جو حال ساتویں آسمان کا کرسی کے سامنے کا ہے وہی حال کرسی کا عرش اعظم کے مقابلے میں ہے۔

پیارے بچو! تعجب کی بات سنو۔ اس زمانے میں بعض لوگ آسمان کے ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارے نیچے زمین ہے اور اوپر صرف سورج، چاند اور تارے ہیں۔ ان کے علاوہ دوسری کوئی چیز نہیں اور فضا میں گنبد نما نیلے رنگ کی جو گولائی نظر آتی ہے وہ کچھ ہے نہیں بلکہ آنکھ کی روشنی جب بہت دور پہونچ کر مدھم پڑنے لگتی ہے تو اس کو دھوئیں جیسا رنگ دکھائی دیتا ہے بس اسی کو لوگ آسمان سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اُوپر فضا میں نہ تو دھواں ہے اور نہ دھوئیں کے رنگ جیسی کوئی چیز ہے۔ صرف نظر کا دھوکا ہے باقی کچھ نہیں۔

عزیز نونہالو! تم لوگوں نے ایک طرف کی کہانی تو سن لی اب ہمارا بیان سنو! اور سمجھنے کی پوری کوشش کرو۔ جس طرح زمین ایک حقیقت ہے یونہی آسمان بھی ایک واقعی چیز ہے خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جابجا آسمان کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اَلْحمدُ لله الّذیْ خلَقَ السّمٰوتِ وَالارضَ۔ یعنی سب خوبیاں اللہ کو جس نے آسمان بنائے دوسری جگہ فرماتا ہے: لهٗ مُلكُ السّمٰوتِ والَارضِ یعنی اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی۔ تیسری جگہ فرماتا ہے۔ الّذیْ جَعَلَ لکُمُ الارضَ فِراشاً وِّ السّماءَ بنَاء یعنی وہی خدا ہے جس نے

تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو عمارت بنایا۔

آسمان کا انکار کرنے والے اگرچہ وہ اپنے کو عقل ودانش کا پتلا سمجھتے ہیں لیکن ان کے پاس آسمان کے انکار پر کوئی دلیل نہیں وہ صرف زبانی بکواس کرتے ہیں۔ اور ہمیں تو آسمان کے وجود پر ثبوت دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اندھوں کو چھوڑ کر باقی انکھیارے اور کانے آسمان کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ پھر آسمان اگر نظر نہ بھی آتا تب بھی ہم اس کے وجود کو مانتے اس لئے کہ قرآن مجید نے آسمان کا ہونا بیان کیا ہے اور کلام مجید سے بڑھکر سچا کوئی کلام نہیں۔

لیکن ان باتوں کے باوجود ہم آسمان کے وجود پر ایک ایسا گواہ پیش کرتے ہیں جس کے سامنے منکرین دم نہیں مار سکتے۔ سنو! پانی ایک ایسا آئینہ ہے جس پر ہر نظر آنے والی چیز کا عکس دکھائی دیتا ہے۔ چنانچہ جب کسی لگن میں پانی بھر کر اس کو کھلی جگہ میں رکھ دیا جائے تو اس میں نیلے رنگ کا آسمان ضرور دکھائی پڑے گا۔ پھر اوپر فضا میں اگر آسمان موجود نہیں تو لگن کے پانی میں کس چیز کا عکس نظر آرہا ہے۔

معلوم ہوا کہ بیشک آسمان موجود ہے اور پانی میں اس کا عکس دکھائی دے رہا ہے وہ تو بالکل قریب ہے۔ اس میں دھوکے کی گنجائش کہاں؟

مشق

(۱) مشاہدہ: دیکھنا، دائرہ: گول لکیر، جوف: پیٹ، ساخت: بناوٹ، فضا: زمین و آسمان کا درمیانی میدان، دلیل: ثبوت، دانش: سمجھ، علم، عکس: فوٹو، پرچھائیں، مُنکرین: انکار کرنے والا۔ یہ لفظ منکر کی جمع ہے وُسعت: پھیلاؤ، اعظم: بڑا، لگن: برتن، فارسی لفظ ہے

(۲) جہاں دو لفظ کے بیچ میں واؤ استعمال کیا جائے وہاں پہلے لفظ کو واؤ سے ملا کر پڑھنا چاہئے۔ مثلاً زمین و آسمان، شب وروز، عقل ودانش، کو زمینو آسمان شبوروز، عقلو دانش پڑھا جائے، اس واؤ کا معنی ہے، اور، یہ واؤ ہمیشہ انہیں دو لفظوں کے درمیان آئے گا۔ جو فارسی زبان میں بولے جاتے ہیں۔

سوالات

(۱) آسمان کے منکر کو آسمان کا ہونا کس طرح سمجھاؤ گے؟

(۲) عرش، فضا، مشاہدہ، اعظم، عکس، صحیح کی ہجے کرو؟

(۳) قرآن شریف کی آیت سے آسمان کا ہونا ثابت کرو؟

اہلِ بیت

سرکار مصطفےٰ ﷺ کی مقدس بیویوں اور اولادوں کو اہل بیت کہتے ہیں، اہل کا معنی "والے" اور بیت کا معنی "گھر" لہٰذا اہل بیت کے معنی ہوئے گھروالے۔

سرکار کی ازواج طاہرہ گیارہ ہیں جن میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام بہت مشہور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سرکار کی ازواج کا نام عزت کے طور پر ام المومنین رکھا ہے۔ اُم کا معنی، ماں، اور اُم المومنین کا معنی مسلمانوں کی ماں۔

پیارے مصطفےٰ ﷺ کے یہاں تین شاہزادے اور چار شاہزادیاں پیدا ہوئیں۔ شاہزادوں[1] کے نام یہ ہیں حضرت قاسم، حضرت عبد اللہ، حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ تینوں حضرات اپنی ننھی عمر میں انتقال فرما گئے

سرکار کی شاہزادیوں کے نام یہ ہیں۔ حضرت زینب حضرت رقیہ، حضرت فاطمہ، حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔ حضرت ابراہیم کے سوا باقی سب اولادیں ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن پاک سے ہیں رہے حضرت ابراہیم تو وہ ہمارے سرکار

[1] تفسیر صاوی جلد دوم ص: ۲۳۴

کی باندی حضرت ماریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مقدس سے ہیں۔

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر کا نام حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ ہے۔ حضرت زینب کا وصال ۸ھ میں ہوا حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شوہر سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں سرکار مصطفےٰ ﷺ نے حضرت عثمان کے ساتھ پہلے حضرت رقیہ کا نکاح کیا تھا جب وہ ۲ھ میں انتقال فرما گئیں تو سرکار نے حضرت اُمّ کلثوم کا نکاح ان کے ساتھ کردیا۔ حضرت ام کلثوم کا ۹ھ میں انتقال ہوا۔ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں حضرت فاطمہ کا انتقال ۱۱ھ میں سرکار کے وصال کے چھ ماہ بعد ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو چھ اولاد عطا فرمائیں جن کے نام یہ ہیں۔ حضرت امام حسن، حضرت امام حسین، حضرت محسن، رضی اللہ عنہم حضرت رقیہ، حضرت زینب، حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہن ان میں سے حضرت محسن اور حضرت رقیہ کا بچپن ہی میں انتقال ہو گیا تھا۔

عزیز نونہالو! اس بات کو خوب یاد رکھنا کہ ام کلثوم دو ہیں۔ ایک ہمارے سرکار پیارے مصطفےٰ ﷺ کی شاہزادی ہیں جو امام حسن کی خالہ اور حضرت عثمان غنی کی بیوی ہیں۔ اور رہیں دوسری ام کلثوم تو وہ حضرت مولیٰ علی اور فاطمہ زہرہ کی شاہزادی ہیں اور حضرت امام حسن کی سگی بہن

ہیں۔ یہی اُم کلثوم ہیں جن کا نکاح سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا ہے۔ ان رشتوں کی بنیاد پر سیدنا عثمان، حضرت مولا علی کے ہم زلف یعنی ساڑھو اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کے خالو ہیں اور حضرت فاروق اعظم سیدنا مولا علی کے داماد اور حضرت امام حسن نیز امام حسین کے بہنوئی ہیں۔

پیارے بچو! سرکار مصطفےٰ ﷺ کے چار یار میں سے دو صحابی سرکار کے خسر اور دو صحابی سرکار کے داماد ہیں تمہیں چار یار کے نام تو یاد ہوں گے اگر یاد نہ ہوں تو سنو۔ حضرت ابو بکر صدیق۔ حضرت عمر فاروق۔ حضرت عثمان غنی۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم ہمارے سرکار کے خسر ہیں کیونکہ صدیق اکبر کی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہ اور فاروق اعظم کی صاحبزادی حضرت حفصہ ہمارے سرکار کی مقدس بیوی ہیں اور حضرت عثمان غنی، حضرت مولیٰ علی ہمارے سرکار کے داماد ہیں۔

دیکھو! سرکار مصطفےٰ ﷺ اور آپ کے چار یار کے رشتے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کس طرح گتھے ہوئے ہیں۔

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کئی صاحبزادے ہیں جن میں امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو حضرت فاطمہ زہراء کے بطن پاک سے ہیں۔ اور آپ کے باقی صاحبزادگان مثلاً حضرت

محمد بن حنفیہ حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت عباس، علمبردار وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ کی دوسری بیویوں سے پیدا ہیں۔ آپ نے حضرت سیدہ فاطمہ کے انتقال کے بعد کئی ایک عورتوں سے نکاح فرمایا تھا۔

حضرت سیدنا امام حسن اور حضرت سیدنا امام حسین یہ دونوں اگرچہ سرکار مصطفیٰ ﷺ کے نواسے ہیں۔ لیکن سرکار نے ان دونوں حضرات کو اپنا بیٹا قرار دیا ہے۔ اسی لئے ان دونوں کو شہزادۂ رسول، ابن رسول اور آل رسول کہا جاتا ہے۔ دنیا میں پیارے رسول ﷺ کی مقدس نسل انھیں دونوں شہزادوں سے چلی اور پھیلی ہے۔

اوپر والے بیان سے تم نے سمجھ لیا ہو گا کہ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سب بیٹے ابن رسول نہیں بلکہ ان میں دو بیٹے یعنی امام حسن اور امام حسینؑ، ابن رسول ہیں اس لئے کہ یہی دونوں سرکار مصطفےٰ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ کے بیٹے ہیں۔ لہذا انھیں دونوں امام کی نسل میں پیدا ہونے والوں کو ابن رسول یا شہزادۂ رسول کہا جائے گا۔

مشق

(۱) زوجہ: بیوی۔ زوجہ کی جمع ازواج ہے۔ طاہرہ: پاک

(۲) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کلمۂ ترضّی کہتے ہیں۔ یہ کلمہ صحابۂ اہل بیت اور دوسرے

دینی پیشواؤں کے نام کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔

(۳) جب عورت کے لئے کلمۂ ترضی بولنا ہو تو رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہو۔

(۴) جب مرد کے لئے بولنا ہو تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہو۔

(۵) جب تین یا تین سے زیادہ مردوں کے لئے بولنا ہو تو رضی اللہ عنہم کہو۔

(۶) جب تین یا تین سے زیادہ عورتوں کیلئے استعمال کرنا ہو تو رضی اللہ تعالیٰ عنہن کہو۔

(۷) جب دو مرد یا دو عورت کے لئے بولنا ہو تو رضی اللہ عنہما کہو۔

(۸) صاحبزادہ کی جمع صاحبزادگان، نیز: بھی، ابن رسول: رسول کا بیٹا فارسی زبان کا مرکب اضافی، اردو میں بہت جاری ہے، جیسے شہزادۂ رسول، بزمِ محشر، سرِ بزم، رسولِ خدا، خالق عالم، گرمئی محشر، شادئ دیدار، اس قسم کے مرکب کی اردو بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ بعد والے لفظ کو پہلے لاؤ اور شروع والے لفظ کو پیچھے کرو اور بیچ میں علامت یعنی، کا، کے، کی، بڑھادو یعنی گرمئ محشر کا ترجمہ ہے محشر کی گرمی اور جیسے رسولِ خدا۔ یعنی خدا کا رسول اور جیسے سرِ شمشیر یعنی تلوار کی دھار۔

(۹) عربی زبان کا مرکب اضافی بھی فارسی کی طرح ہے اُمّ المومنین، یعنی مسلمانوں کی ماں، رسُول اللّٰہِ اللہ کا رسول۔

سوالات

(۱) حضرت امام حسن اور امام حسین کے علاوہ حضرت مولا علی کے اور صاحبزادگان کے نام بتاؤ؟

(۲) حضرت فاروق اعظم رشتہ میں حضرت امام حسن کے کیا لگتے تھے؟

(۳) داماد، ہم زلف، خسر، کسے کہتے ہیں؟

(۴) بیت اللہ، بیت المال، دامادِ رسول، ابن مروان کا ترجمہ کرو۔

(۵) کلمات ذیل میں معرفہ اور نکرہ پہچان کر بتاؤ۔

خالہ، شوہر، حضرت ابراہیم، تم، صاحبزادہ، شہزادۂ رسول

بَرِّ اَعظم

زمین کے بارے میں تمہیں بتایا جاچکا ہے کہ وہ ایک بہت لمبا چوڑا گولا[۱] ہے جو آسمان کی گولائی کے ٹھیک بیچ میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھما ہوا ہے۔ زمین کے گولے کو چاروں طرف سے سمندر کا پانی گھیرے ہوئے ہے زمین کا صرف چوتھائی حصہ اللہ تعالیٰ نے پانی کے باہر کر رکھا ہے۔ باقی اس کے تین حصے ہمیشہ سمندر کے پانی میں ڈوبے رہا کرتے ہیں۔

تم اگر گیند کو پانی میں اس طرح ڈبو دو کہ اس کا تھوڑا حصہ پانی سے کھلا رہے اور باقی حصہ پانی کے اندر ہو تو یونہی زمین کے گولے کو بھی سمجھو کہ اس کا تین حصہ پانی میں ہے اور چوتھائی حصہ پانی سے کھلا ہے مگر فرق یہ ہے کہ گیند کا جتنا حصہ کھلا رہے گا وہ اکٹھا ایک ہی جگہ رہے گا اور زمین کا کھلا ہوا حصہ اکٹھا ایک جگہ نہیں بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے کئی جگہوں میں ہے۔

سامنے کا نقشہ دیکھو! اس میں کالے رنگ کو سمندر کا پانی اور سفید رنگ کو زمین کا کھلا ہوا حصہ فرض کیا گیا ہے تو جس طرح

[۱] ملفوظات سرکار اعلیٰ حضرت حصہ چہارم ص: ۷۵

اس نقشہ میں سفید رنگ والا حصہ اکٹھا ایک جگہ نہیں یونہی زمین کا کھلا ہوا حصہ بھی اکٹھا ایک جگہ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ اگر چاہتا تو زمین کا پوار ہی گولا پانی میں ڈوبا رہتا، لیکن اس نے اپنی مہربانی سے زمین کو جا بجا پانی سے باہر نکال رکھا ہے تاکہ اس کے کھلے حصوں پر انسان آباد ہو سکے، مکان بنا سکے، کھیتی کر سکے اور جانوروں کو پال سکے نقشہ دیکھ کر تمہاری سمجھ میں اچھی طرح آگیا ہوگا کہ زمین کا کچھ حصہ خشک ہے اور باقی سارا حصہ تر اور پانی میں ڈوبا ہے۔ خشکی والا حصہ براعظم کہلاتا ہے اور تری والے حصہ کو بحر اعظم کہتے ہیں۔ برَ کا معنی خشکی اعظم کا معنی بڑی، بڑا، بحر کا معنی سمندر براعظم چھ ہیں، ایشیا، افریقہ، یورپ، شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ، آسٹریلیا، ان میں سب سے چھوٹا آسٹریلیا اور سب سے بڑا ایشیا ہے۔

ایشیا کے براعظم میں عرب، شام، یمن، عراق، ایران، ترکی، افغانستان، پاکستان، ہندوستان، برما، لنکا، تبت، چین، جاپان، وغیرہ ملک ہیں۔ افریقہ میں مصر، سوڈان حبشہ، لیبیا، الجیریا، مراکش وغیرہ ملک ہیں اور یورپ میں، روس یونان جرمنی، فرانس، انگلینڈ، اٹلی، اسپین وغیرہ ملک ہیں۔ اور امریکہ میں کناڈا ممالک متحدہ، پیرو، ارجنٹائن برازیل وغیرہ ملک ہیں۔

بحر اعظم پانچ ہیں بحر اوقیانوس، بحر الکاہل، بحر منجمد شمالی بحر منجمد جنوبی، بحر ہند، ایشیا سے پچھم، پورب اور افریقہ کا بحر اعظم پڑتا

ہے اور ان دونوں سے پچھم بحر اوقیانوس ہے۔ جس کو بحر ظلمات بھی کہتے ہیں۔ یہ سمندر تقریباً تین ہزار میل چوڑا ہے اس کے پچھمی کنارے پر شمالی اور جنوبی امریکہ ہے پھر امریکہ سے پچھم ایک دوسرا سمندر بحر الکاہل ہے جو اوقیانوس سے بھی بڑا ہے۔ پھر بحر الکاہل سے پچھم ایشیا کا براعظم شروع ہوتا ہے تم اگر ہوائی جہاز پر سوار ہو کر دہلی سے پچھم کی طرف بڑھو تو تمہارا ہوائی جہاز کراچی پہونچے گا کراچی پاکستان کا ایک بہت بڑا شہر ہے پھر ہوائی جہاز وہاں سے پچھم کے رخ پرواز کرے گا اور ایران کے اوپر سے پرواز کرتا ہوا بصرہ کے ہوائی اڈہ پر اترے گا بصرہ ملک عراق کا ایک شہر ہے پھر جہاز وہاں سے پچھم کی سمت اڑتا ہوا جائے گا اور ملک عرب کے شمالی حصہ کے اوپر سے گزرتا ہوا قاہرہ ہوائی اڈہ پر اترے گا۔

قاہرہ ایک بہت بڑا شہر اور ملک مصر کا دار السلطنت ہے۔ پھر جہاز وہاں سے مغرب کی جانب پرواز کرے گا اور لیبیا، الجیریا کے اوپر سے گزرتا ہوا رباط کے ہوائی اڈہ پر اترے گا رباط ملک مراکش کی راجدھانی ہے پھر تمہارا جہاز وہاں سے پچھم کی جانب پرواز کرے گا اور بحر اوقیانوس کے اوپر سے گزرتا ہوا نیویارک کے ہوائی اڈے پر اترے گا نیویارک شمالی امریکہ کا بہت بڑا شہر ہے نیویارک اور رباط کے درمیان تین ہزار میل تک سمندر کا پانی ہے۔

پھر نیویارک سے تمہارا جہاز پچھم کی جانب پرواز کرتا ہوا

سانفران سسکو اترے گا سانفرانسکو شمالی امریکہ کا شہر ہے پھر تمہارا جہاز وہاں سے پچھّم کی جانب پرواز کرتا ہوا اور بحرالکاہل کے اوپر سے گزرتا ہوا ہانگ کانگ کے ہوائی اڈہ پر اترے گا۔ ہانگ کانگ ملک چین کا ایک بہت بڑا شہر ہے سانفرانسکو اور ہانگ کے درمیان تقریباً سات ہزار میل تک پانی ہی پانی ہے۔ پھر تمہارا جہاز پچھّم کے رخ پر اڑے گا اور برہما نیز آسام کے اوپر سے گزرتا ہوا ٹھیک شہر دہلی کے پالم ہوائی اڈے پر آکر ٹھہر جائے گا۔

دیکھو دہلی سے پورب آسام ہے پچھّم کراچی اور بصرہ ہے۔ تمہارا جہاز دہلی سے پچھّم کو پرواز ہوا اور لگاتار پچھّم ہی کے رخ پر اڑتا رہا یہاں تک کہ پورب کی طرف سے دہلی واپس آیا اس سے معلوم ہوا کہ زمین گول ہے اور انسان کی آبادی اس کی گولائی پر ہے۔ ہم نے تمہارے سفر کا نقشہ بنادیا ہے اسے دیکھ کر سمجھ لو کہ تمہارے جہاز نے کس طرح پوری گولائی کا چکر پورا کیا۔

سوالات

(۱) بحر اعظم کتنے ہیں؟
(۲) امریکہ اور چین کے درمیان کون سا سمندر ہے؟
(۳) عرب شریف کس براعظم میں واقع ہے؟

خلافت اور حکومت

ہمارے سرکار پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲؍ ربیع الاول مطابق ۲۰؍ اپریل[1] ۵۷۱ء عیسوی کو دوشنبہ کے دن صبح صادق کے وقت شہر مکہ میں پیدا ہوئے جب چالیس سال کی عمر مبارک ہوئی اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید نازل ہونا شروع ہوا تو سرکار نے پہلے اپنے خاص خاص لوگوں کو اپنے نبی ہونے کے بارے میں آگاہ فرمایا تین برس تک اسلام کی خفیہ تبلیغ کی پھر عام لوگوں کے مجمع میں اپنی نبوت کا اعلان فرمایا تیرہ برس تک مکہ شریف اور آس پاس کے قبیلوں میں اسلام کی اشاعت کرتے رہے۔

پھر ترپین سال کی عمر شریف میں سرکار نے تبلیغ اسلام کی خاطر مکہ سے ہجرت کی اور مدینہ تشریف لائے۔

سرکار کی ہجرت سے پہلے ہی مدینہ کے بہت سے لوگ مسلمان ہو کر سرکار کی غلامی میں داخل ہوچکے تھے۔ جب سرکار مدینہ پہونچے تو ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ انہوں نے سرکار کے

[1] نطق الهلال مصنفہ سرکار علی حضرت ۱۲

سانفران سسکواترے گاسانفرانسکو شمالی امریکہ کاشہر ہے پھر تمہارا جہاز وہاں سے پچھّم کی جانب پرواز کرتا ہوااور بحرالکاہل کے اوپر سے گزرتا ہواہانگ کانگ کے ہوائی اڈہ پراترے گا۔ہانگ کانگ ملک چین کاایک بہت بڑاشہر ہے سانفرانسکواور ہانگ کے درمیان تقریباًسات ہزار میل تک پانی ہی پانی ہے۔ پھر تمہارا جہاز پچھّم کے رخ پر اڑے گااور برہمانیز آسام کے اوپر سے گزرتا ہوا ٹھیک شہر دہلی کے پالم ہوائی اڈے پر آکر ٹھہر جائے گا۔

دیکھو دہلی سے پورب آسام ہے پچھّم کراچی اور بصرہ ہے۔ تمہارا جہاز دہلی سے پچھّم کو پرواز ہوااور لگاتار پچھّم ہی کے رخ پر اڑتارہایہاں تک کہ پورب کی طرف سے دہلی واپس آیااس سے معلوم ہواکہ زمین گول ہے اور انسان کی آبادی اس کی گولائی پر ہے۔ہم نے تمہارے سفر کا نقشہ بنادیاہے اسے دیکھ کر سمجھ لوکہ تمہارے جہاز نے کس طرح پوری گولائی کاچکر پوراکیا۔

سوالات

(۱) بحراعظم کتنے ہیں؟

(۲) امریکہ اور چین کے درمیان کون سا سمندر ہے؟

(۳) عرب شریف کس براعظم میں واقع ہے؟

خلافت اور حکومت

ہمارے سرکار پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ر ربیع الاول مطابق ۲۰ر اپریل ۵۷۱ء[۱] عیسوی کو دوشنبہ کے دن صبح صادق کے وقت شہر مکہ میں پیدا ہوئے جب چالیس سال کی عمر مبارک ہوئی اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید نازل ہونا شروع ہواتو سرکار نے پہلے اپنے خاص خاص لوگوں کو اپنے نبی ہونے کے بارے میں آگاہ فرمایا تین برس تک اسلام کی خفیہ تبلیغ کی پھر عام لوگوں کے مجمع میں اپنی نبوت کا اعلان فرمایا تیرہ برس تک مکہ شریف اور آس پاس کے قبیلوں میں اسلام کی اشاعت کرتے رہے۔

پھر ترپین سال کی عمر شریف میں سرکار نے تبلیغ اسلام کی خاطر مکہ سے ہجرت کی اور مدینہ تشریف لائے۔

سرکار کی ہجرت سے پہلے ہی مدینہ کے بہت سے لوگ مسلمان ہوکر سرکار کی غلامی میں داخل ہوچکے تھے۔جب سرکار مدینہ پہونچے توان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ انہوں نے سرکار کے

[۱] نطق الہلال مصنفہ سرکار علی حضرت ۱۲

قدموں پر اپنی آنکھیں بچھادیں۔

سرکار کی رضا حاصل کرنے کے لئے انہوں نے اپنی دولت اور جائیداد نچھاور کردی۔ چنانچہ سرکار کے جو صحابہ ہجرت کر کے مدینہ آتے رہے ان کے کھانے پینے رہنے سہنے کا انتظام بھی انہوں نے اپنے ذمہ لے لیا۔

مدینہ کے جانثار صحابیوں کا لقب انصار ہے، اور جو صحابہ سرکار کی محبت میں اپنا گھر بار چھوڑ کر مدینہ چلے آئے تھے ان کو "مہاجرین" کہتے ہیں۔ سرکار نے مدینہ پہونچ کر صرف دس برس کے اندر پورے عرب میں اسلام پھیلادیا۔

جب قرآن مجید مکمل نازل ہو چکا اور دین کا کام پختہ ہو گیا تو سرکار نے ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ[1] مطابق ۱۲ جون ۶۳۲ عیسوی میں دوشنبہ کے دن مدینہ شریف میں وصال فرمایا۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مقدس حجرہ میں دفن کئے گئے۔ چونکہ ہمارے سرکار پیارے مصطفےٰ ﷺ خدائے پاک کی طرف سے رسول ہو کر تشریف لائے تھے اس لئے مسلمانوں کے اصل حاکم ہمیشہ ہمارے سرکار ہی رہیں گے، لیکن جب سرکار نے اس دنیا سے پردہ فرمالیا تو اس بات کی سخت ضرورت پیش آئی کہ کسی شخص کو سرکار کا جانشین

[1] حاشیہ نطق الہلال

مقرر کیا جائے اور اس کو سرکار کی جگہ پر حاکم تسلیم کیا جائے۔ تاکہ وہ حکومت کے بل اور مظلوم کے درمیان انصاف کرے۔ مجرم کو سزادے۔ لوگوں کے جھگڑوں کا فیصلہ کرے۔ کافروں سے جہاد کے لئے لشکر بھیجے۔ فساد و فتنہ کی روک تھام کرے مسلمانوں کو سرکار کے راستہ پر چلائے۔

چنانچہ مہاجرین اور انصار نے ایک رائے ہو کر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سرکار مصطفےٰ ﷺ کا خلیفہ اور جانشین منتخب کیا۔ اور سب نے یکے بعد دیگرے آپ کے مبارک ہاتھ پر بیعت کی یعنی آپ کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر اقرار کیا کہ ہم لوگ آپ کا حکم مانیں گے اور ہر معاملہ میں آپ کی اطاعت کریں گے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلیفہ ہونے کے بعد اسلام کی بڑی شاندار خدمت انجام دی۔ آپ کے وصال کے بعد ۱۳ ہجری میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے۔ آپ کی خلافت کے زمانہ میں عراق، ایران، مصر، اور شام تک اسلام پھیل گیا۔ آپ نے دس برس چھ مہینے تک بڑے دبدبہ کے ساتھ حکومت کی۔

آپ کے شہید ہونے کے بعد ۲۴ھ میں مہاجرین اور انصار نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ چنا۔ حضرت عثمان غنی نے چند روز کم بارہ برس تک خلافت کی۔ آپ کے دورِ حکومت میں کئی ایک نئے

ملک فتح ہو کر اسلامی سلطنت میں شامل ہوئے۔

آپ کی شہادت کے بعد ۳۵ھ ہجری میں مہاجرین اور انصار نے حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا۔ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار برس نو مہینے تک خلافت کا کام انجام دیا۔ پھر آپ کی شہادت کے بعد حضرات صحابہ اور دوسرے مسلمانوں نے ۴۰ھ میں آپ کے بڑے صاحبزادے سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا۔

چھ ماہ کار خلافت انجام دینے کے بعد حضرت امام نے خلافت کی ڈوری ۴۱ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونپ دی، حضرت معاویہ نے انیس سال تین ماہ تک بڑی شاندار حکومت کی اور رجب ۶۰ھ میں وصال فرمایا۔

آپ کے بعد تخت سلطنت پر آپ کا بیٹا یزید بیٹھا یہ شخص حکومت پا کر جابر بادشاہوں کا نمونہ بن گیا۔ اسکے دور حکومت میں لوگوں پر بڑا ظلم ہوا۔ اسی کی فوج نے ۱۰ر محرم ۶۱ھ کو جمعہ کے دن حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ اور آپ کے ساتھیوں کو بڑی بے دردی کے ساتھ شہید کیا۔ اس نے تین برس نو مہینے حکومت کی۔ اور ربیع الاول ۶۴ھ میں مر گیا۔ پھر مروان بن حکم اموی نے ملک شام کی مدد سے اپنی حکومت قائم کی اور نو مہینے اٹھارہ

دن حکومت کر کے ۶۵ھ میں انتقال کر گیا۔ اس کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا عبد الملک رمضان ۶۵ھ میں تخت نشیں ہوا۔ یہی حکومت مروان کی نسل میں اڑسٹھ برس تک رہی۔ اس کے بعد ۱۳۲ھ میں دولت عباسیہ قائم ہوئی۔ پانچ سو برس سے زیادہ مدت تک رہی۔

مشق

(۱) متکلم : بات کرنے والے کو کہتے ہیں۔

(۲) حاضر: وہ ہے جس سے بات کی جائے۔

(۳) غائب : وہ ہے جس کے بارے میں بات کی جائے۔ جیسے زید نے بکر سے کہا میں تم کو ایک قلم دوں گا اس مثال میں زید متکلم اور بکر حاضر اور قلم غائب ہے۔

(۴) ضمیر: وہ اسم ہے جسے سن کر متکلم یا حاضر یا غائب کو سمجھا جائے جیسے میں، مجھ، ہم، ہمیں، تو، تم، تجھ، تمہیں، آپ، وہ، اس، ان، اُن، انہیں، آپ،

سوالات

(۱) سرکار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال کس سنہ میں ہوا؟

(۲) سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کن لوگوں نے خلیفہ مقرر کیا؟

(۳) خلیفہ کے فرائض بیان کرو؟

نعت شریف

سرکار مفتئ اعظم ہند نوری، بریلوی

اعلیٰ سے اعلیٰ رفعت والے — بالا سے بالا عظمت والے
سب سے بڑھ کر عزت والے — تم پہ لاکھوں سلام
ظاہروباہر سیادت والے — غالب وقاہر ریاست والے
غلبہ وقہر وطاقت والے — تم پہ لاکھوں سلام
شان وشوکت عظمت والے — تم پہ لاکھوں سلام
سدرہ تمہارا عرش تمہارا — کرسی تمہاری فرش تمہارا
مالکِ دوزخ جنت والے — تم پہ لاکھوں سلام
رب نے تم کو سیر کرائی — اپنی خدائی تم کو دکھائی
ایسی اعلیٰ بصارت والے — تم پہ لاکھوں سلام
عرش پہ تم کو رب نے بلایا — اپنا جلوہٗ خاص دکھایا
خلوت والے جلوت والے — تم پہ لاکھوں سلام
مہ کو تم نے ٹکڑے کیا ہے — سورج تم نے لوٹایا ہے
طاقت والے قدرت والے — تم پہ لاکھوں سلام
خواب میں جلوہ اپنا دکھاؤ — نوری کو تم روضہ دکھاؤ
چاند سے اچھی صورت والے — تم پہ لاکھوں سلام

مشق

(۱) سیادت: سرداری قہر: زور ریاست: حکومت خلوت: تنہائی باہر: کھلا ہوا، کھلم کھلا، جلوت: دوسرے لوگوں کے ساتھ ہونا، غالب: زوروالا بصارت: نگاہ، آنکھ قاہر: زبردست سدرہ: بیر کا درخت ساتویں آسمان پر بیر کا ایک درخت ہے جسکا نام سدرۃالمنتہیٰ ہے۔ شعر میں سدرہ سے مراد سدرۃالمنتہیٰ کا مقام ہے۔

(۲) مالکِ کُل: ہر چیز کا مالک، مُراد اللہ تعالیٰ،

نائب: خلیفہ، قائم مقام مراد سرکار مصطفےٰ ﷺ،

حاضر: جو چیز نگاہ کے سامنے ہو، غائب: جو چیز نگاہ سے او جھل ہو،

سوالات

(۱) خواب میں جلوہ اپنا دکھاؤ، اس جملہ میں مضاف، مضاف الیہ اور علامت اضافت تلاش کر کے نکالو؟

(۲) پانچویں شعر کا مطلب بیان کرو؟

(۳) لاکھوں کا واحد بتاؤ؟

سندھ میں مسلمانوں کی آمد

خاندان بنی امیہ کا مشہور بادشاہ ولید بن عبدالملک ۸۶ھ ہجری مطابق ۷۰۵ء میں تخت نشیں ہوا۔ اس زمانہ میں عربی حکومت کا جھنڈا چین سے اسپین تک لہرا رہا تھا۔ عرب، شام، ایران، عراق، اور براعظم افریقہ کا شمالی اور مغربی حصہ مصر سے مراکش تک سب

اس کے زیر نگیں تھے،

عرب تاجر دنیا کے کونے کونے میں پھیل کر ایک طرف تجارت کو فروغ دے رہے تھے اور دوسری طرف اسلام کی تبلیغ کا فریضہ انجام دیتے تھے اسی زمانے کی بات ہے کہ 'لنکا' میں ایک عرب سوداگر کا انتقال ہوا۔ لنکا کے راجہ نے مرحوم سوداگر کی عورتوں اور بچوں کو ایک جہاز میں بٹھاکر عرب روانہ کیا اور بادشاہ ولید کے لئے کچھ قیمتی تحفے بھی ان جانے والوں کے ساتھ کردیئے۔ جب جہاز دیبل (کراچی) کے سامنے پہنچا تو سندھ کے لٹیروں نے جہاز لوٹ لیا۔ اور عربی عورتوں کو گرفتار کر کے اپنے ساتھ لے گئے۔ ان میں سے ایک عورت نے عراق کے گورنر حجاج سے غائبانہ فریاد کرتے ہوئے اسے پکارا[1] یاحجاج المدد۔

خلیفہ ولید بن عبدالملک کی طرف سے حجاج بن یوسف ثقفی ملک عراق کا گورنر تھا۔ جب اس کو اس حادثہ کی خبر پہونچی تو اس کے دل پر بڑا اثر ہوا۔ اس نے بے ساختہ جواب دیا۔ لبیک لبیک۔

یعنی گھبراؤ نہیں میں مدد کے لئے حاضر ہوں۔

چنانچہ سندھ کے راجہ داہر کے نام ایک سرکاری خط بھیجا اور حالات لکھ کر عربی عورتوں کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ لیکن داہر نے

۱ تاریخ اسلام حصہ دوم ص: ١٢٩ معارف پریس اعظم گڑھ ۱۲

بات سنی ان سنی کردی۔ پھر تو حجاج نے سندھ فتح کرنے کی ٹھان لی۔ اور عبید اللہ بن نبہان کو سپہ سالار مقرر کر کے ایک لشکر ان کے ساتھ روانہ کیا۔

سندھ پہنچ کر جب عربوں اور سندھیوں میں جنگ شروع ہوئی اور حضرت عبید اللہ شہید ہوگئے تو حجاج نے بُدَیْلُ کو سندھ پہنچنے کا حکم دیا۔ وہ تین ہزار کا لشکر ساتھ لیکر پہنچے اور بڑی بہادری کے ساتھ مقابلہ کیا۔

عین میدان جنگ میں ان کا گھوڑا بدکا وہ گھوڑے سے گر پڑے۔ سندھیوں نے حملہ کر کے انہیں شہید کردیا۔ جب حجاج کو اس کی اطلاع ہوئی تو اسے بڑا صدمہ ہوا اس نے اپنے نوعمر بھتیجے محمد بن قاسم ثقفی کو چھ ہزار فوج دے کر سندھ روانہ کیا محمد بن قاسم نے پہلے دیبل فتح کیا پھر آگے بڑھتے گئے یہاں تک کہ خود راجہ داہر فوج لے کر مقابلے پر آیا۔ اسلامی لشکر اور سندھی فوج کے درمیان خوب گھمسان کی لڑائی ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی۔ راجہ داہر مارا گیا۔ اور سندھ پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا اور وہ عربی عورتیں بھی مل گئیں جنہیں سندھی لٹیروں نے قید کر رکھا تھا۔

سندھ فتح ہو جانے کے بعد محمد بن قاسم نے پنجاب کا رخ کیا۔ اور ملتان تک قبضہ کرلیا۔ مسلمانوں کی روز بروز جنگی کامیابی دیکھ

کر چتوڑ اور قنوج کے راجاؤں نے بے لڑے بھڑے محمد بن قاسم کی اطاعت قبول کر لی۔ جنگ سے فرصت ملنے کے بعد محمد بن قاسم نے سندھ میں اسلامی سلطنت قائم کی جسے عرب کی مرکزی حکومت کی شاخ قرار دیا۔ جابجا کئی ہزار عربوں کو آباد کیا مسجدیں بنوائیں۔ مسلمانوں کا عدل وانصاف، ان کی صاف ستھری اسلامی زندگی، ان کی نیکی اور پرہیز گاری دیکھ کر کثیر ہندو اپنی خوشی سے مسلمان ہو گئے۔ اس طرح سندھ اور پنجاب میں عربی اور ہندوستانی مسلمانوں کی آبادی شروع ہوئی۔

مشق

(۱) فعل متعدی : وہ فعل ہے جو فاعل اور مفعول بہ کو چاہے۔ جیسے، زید نے کپڑے کو کاٹا اس مثال میں کاٹا فعل متعدی ہے۔

(۲) فعل لازم : وہ فعل ہے جو صرف فاعل کو چاہے مفعول بہ کو نہ چاہے، جیسے کپڑا کٹا، اس مثال میں کٹا "فعل لازم" ہے

(۳) فروغ : ترقی، رونق، زیر نگیں : زیر حکومت : حکومت کے نیچے!

سوالات

(۱) سندھ پر عربوں نے کیوں حملہ کیا؟

(۲) ذیل کے کلمات میں فعل متعدی اور فعل لازم الگ کرو؟

پکارا، پہنچے، بھیجا، لہرا رہا تھا۔

(۳) اطاعت، عدل، قبضہ، انصاف کی ہجے کرو؟

اللہ تعالیٰ کی پہچان

اللہ وہ ہے جو زمین و آسمان، انسان و حیوان، تمام جہاں سارے موجودات، پوری کائنات کا اکیلا خدا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا کوئی خدا نہیں۔

اللہ وہ ہے جس کی ہر صفت، ہر خوبی ذاتی ہے۔ یعنی اپنے آپ ہے کسی دوسرے کی بخشی ہوئی نہیں۔

اللہ وہ ہے جس کے علم سے کوئی بھی چیز او جھل نہیں وہ ہر غیب و شہادت کو بذات خود جانتا ہے۔ ہر کھلی اور چھپی چیز اس کے سامنے یکساں ہے۔

اللہ وہ ہے جس نے جو چاہا کیا اور جو چاہے کرے۔ اس کے لئے نہ کوئی روک ہے نہ کچھ بے بسی۔

اللہ وہ ہے جس نے سرکار مصطفےٰ ﷺ کو دین برحق کے ساتھ بھیجا تا کہ دین برحق کا زور سب دینوں پر چھا جائے۔

اللہ وہ ہے جس نے سرکارِ مصطفےٰ ﷺ کو سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور سارے عالم کو پیارے مصطفےٰ ﷺ کا نیازمند قرار دیا۔

اللہ وہ ہے جس کے بس میں سب کچھ ہے۔ وہ اپنے جس

بندے کو چاہے زمین کا مالک بنادے۔ جس بندے کو چاہے
آسمان کا مالک بنادے جس بندے کو چاہے دونوں جہاں کا مالک
بنادے۔اس کے لئے کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔

اللہ ایسا مستقل مالک ہے۔ کہ اگر وہ اپنے کسی بندے کو زمین
و آسمان کا مالک بنادے تو خود اس کے مالک ہونے اور مالک رہنے
میں ذرہ برابر فرق نہیں پڑ سکتا۔

اللہ وہ ہے جو سارے جہان سے بے نیاز ہے اس کو کسی کی
پرواہ نہیں۔اس پر کسی کا دباؤ نہیں۔

اللہ وہ ہے جس نے محض اپنی خوشی سے سرکار مصطفٰے ﷺ
کو سارے جہاں کا مالک و مختار بنایا۔ زمین و آسمان میں کوئی بھی
ایسی مخلوق نہیں جو پیارے مصطفٰے ﷺ کی عظمت اور بڑائی کے
سامنے دم مار سکے۔ (جل جلالہ)

اللہ وہ ہے جس کی بارگاہ میں سب سے بڑھ کر عزت والے
بندے حضرات انبیاء کرام ہیں۔اللہ وہ ہے جس نے سب سے
زیادہ زور اور طاقت اپنے پیغمبروں کو عطا فرمائی ہے۔

اللہ وہ ہے جس نے پیارے مصطفٰے ﷺ کو تمام انسان
حیوان، جن، فرشتے، سمندر، پہاڑ، شجر، حجر، خشک، تر، آگ، پانی،
ہوا، مٹی، چاند، سورج، عرش، کرسی، لوح، قلم، زمین و آسمان

سارے جہاں کا پیغمبر قرار دیا۔

اللہ وہ ہے جس نے پیارے مصطفٰے ﷺ کو زمین و آسمان عرش
و کرسی، کے سارے غیب کا علم دیا ہے۔

اللہ وہ ہے جس نے پیارے مصطفٰے ﷺ پر ایسا قرآن نازل فرمایا
جس میں سرکار مصطفٰے ﷺ کے لئے ہر شئی، ہر چیز، ہر ذرہ، ہر قطرہ
کا کھلا بیان ہے۔ اللہ وہ ہے کہ تنہا اسی کی قدرت سارے جہاں میں
کام کر رہی ہے اس کے حکم کے خلاف کوئی ذرہ ہل نہیں سکتا۔ اس
کی اجازت کے بغیر کوئی دم نہیں مار سکتا۔

نبی چاند کے دو ٹکڑے کرتا ہے تو اسی کی قدرت سے پیغمبر مردہ
کو زندہ کرتا ہے تو اسی کی قدرت سے ولی مٹی کو سونا بنادیتا ہے تو اسی
کی قدرت سے جادوگر لاٹھی کو سانپ بنا کر دکھاتا ہے تو اسی کی قدرت
سے، اوپر فضا میں جہاز اڑتا ہے تو اسی کے حکم سے دریا میں اسٹیمر تیرتا
ہے تو اسی کی اجازت سے، زمین پر ٹرین چلتی ہے تو اسی کے حکم سے،
بادل برستا ہے تو اسی کے حکم سے، بیج سے انکھوا نکلتا ہے تو اسی کے
حکم سے، کھیت میں غلہ پیدا ہوتا ہے تو اسی کے حکم سے رات آتی ہے
تو اسی کے حکم سے دن جاتا ہے تو اسی کے حکم سے پھول کا مہکنا،
بلبل کا چہکنا، چاند کا چمکنا، سورج کا دمکنا، بجلی کا تڑپنا، بادل کا گرجنا،
کان کا سننا، آنکھ کا دیکھنا، ناک کا سونگھنا، زبان کا بولنا، دماغ کا سوچنا،

سب اسی کی قدرت اور حکم سے ہے بس تنہا ایک خدا کا سارے جہان پر راج ہے اس کے سوا نہ کوئی دوسرا خدا ہے نہ ہو سکتا ہے۔

مشق

(۱) نبی واحد ہے اس کی جمع انبیاء ہے یونہی ولی کی جمع اولیاء ہے غنی کی جمع اغنیاء تقی کی جمع اتقیاء صفی کی جمع اصفیاء اور صوفیاء شقی کی اشقیاء ہے۔

(۲) نبی : وہ چنا ہوا بندہ ہے جس پر اللہ کا پیغام نازل ہو۔ اور جسے اللہ تعالیٰ نے غیب کی باتیں جاننے پر قابو دیا ہو۔

(۳) ولی : وہ بندہ جو نبی کی سچی غلامی کی بدولت اللہ تعالیٰ کا دوست ہو چکا ہو۔

(۴) غنی جب اللہ تعالیٰ کے لئے بولیں گے تو اس کا معنی بے نیاز و بے پرواہ ہوگا۔

(۵) تقی : پرہیزکار، صفی : اللہ تعالیٰ کا چنا ہوا بندہ شقی : بدبخت، بدنصیب۔

(۶) غیب : وہ پوشیدہ چیز جو بے اللہ کے بتائے نہ جانی جا سکے۔

(۷) شہادت : وہ کھلی چیز جس کا جاننا اللہ تعالیٰ نے سب کے لئے آسان بنایا ہے۔
مستقل : اٹل، محتاج : حاجت مند۔

سوالات

(۱) اللہ تعالیٰ نے سارے جہاں کو، کس کا محتاج بنایا؟

(۲) زید نے اپنی سائیکل محمود کے سپرد کر کے اس کو مالک بنا دیا تو اب زید اس سائیکل کا مالک رہ گیا یا نہیں؟

(۳) اللہ تعالیٰ نے پیارے مصطفےٰ ﷺ کو زمین و آسمان کا مالک بنا دیا تو کیا اللہ کے مالک ہونے میں کوئی فرق پڑ سکتا ہے؟

(۴) ولی، مٹی کو سونا بناتا ہے۔ اس جملہ میں اسم، فعل، حرف پہچان کر بتاؤ۔

شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کہتے ہیں شیر خدا نے ایک بار — ایک کافر پر کیا خنجر کا وار
بھاگا ایسا زخم کھا کے پشت پر — کی نہ مارے خوف کے پیچھے نظر
کب بھلا ممکن تھا کر کے کوئی چھل — شیر کے پنجے سے یوں جائے نکل
کر تعاقب جا گرایا خاک پر، — تھے جُدا کرنے کو تن سے اسکا سر
ناگہاں اس مشرک بے عقل نے — چاند سے چہرے پہ تھوکا جہل سے
مرتضیٰ نے ہاتھ سے خنجر کو چھوڑ — منہ لیا اس کافر بے دیں سے موڑ
چھوڑ کر اسکے ہوئے یکسو کھڑے — یہ کہاں بخشا تجھے ہٹ جا پرے
درگزر تھی یہ خلافِ داب جنگ — رہ گیا کافر کھڑا حیران و دنگ
دست بستہ عرض کی اے باکمال — گر اجازت ہو کروں میں ایک سوال
موت تھی میری شرارت کی سزا — عفو میں مجھ کو بتا حکمت ہے کیا
مسکرا کر وہ ولی انس وجاں — یوں ہوئے اپنی زباں سے درفشاں
تجھ سے مجھ کو تھی نہ ذاتی دشمنی — جو عداوت تجھ سے تھی للہ تھی
مارتا اس وقت میں تجھ کو اگر — نفس کہتا دل میں اپنے پھول کر
انتقام اس سے لیا اچھا کیا — تھوکنے کا اس نے پایا کچھ مزا
مارتا تجھ کو میں اگر اس طرح — منہ دکھاتا پھر خدا کو کس طرح
شیر حق ہوں حق پہ ہے میرا یقین — نفس کے کہنے پہ میں چلتا نہیں
دیکھ کر اخلاص شاہ دین کا — مشرک بے دین مسلمان ہو گیا
مرتضیٰ کا دیکھ کر اخلاص تام — قوم بھی اس کی ہوئی مومن تمام
شیر حق سے لے سبق اخلاص کا — یوں ادا کرتے ہیں حق اخلاص کا

(مثنوی شریف کا ترجمہ موتیوں کا ہار ص : ۷۸)

مشق

(۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا لقب، شیرِ خدا، مرتضٰی ولی انس وجاں ہے۔

(۲) شیر خدا (مرکب اضافی : خدا کا شیر، مُرتضٰی (میم پر پیش) رے ساکن تے پر زیر، اللہ تعالیٰ کا پیارا : ولی : آقا، انس : انسان، جن) جنات،

(۳) ولی انس وجاں : (مرکب اضافی) انسان وجنات کا آقا۔

(۴) چھل : فریب، دھوکہ، تعاقب : پیچھا، انتقام : بدلہ، درگزر : معافی، آداب : طریقہ، تن : بدن، یک : ایک، سُو : طرف، پرے : دور فشاں : بکھیرنے والا، تمام : سب، تام : بستہ : باندھے ہوئے، دُر : موتی فشاں : بکھیرنے والا، تمام : سب، دست : ہاتھ حکمت : بھید جہل : غصہ بیہودگی، اخلاص : صرف اللہ کی رضا کے لئے کوئی کام کرنا باکمال : کمال والے، خوبی والے، للّٰہ : اللہ کے لئے۔

(۵) درفشاں : موتی بکھیرنے والا، مراد شیریں کلام

(۶) خلاف داب جنگ : (مرکب اضافی جنگ کے طریقہ کے خلاف"
اخلاص تام : (مرکب وصفی) کامل اخلاص۔

سوالات

(۱) مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اخلاص بیان کرو؟

(۲) اس واقعہ کا انجام سناؤ؟

(۳) ایک کافر پر کیا خنجر کا وار۔ اس مصرعہ میں فعل، اسم، حرف پہچان کر بتاؤ؟

سچ کی برکت

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۴۷۰ھ میں شہر جیلان میں پیدا ہوئے۔ سترہ برس کی عمر شریف تک سرکار اپنے شہر کے مکتب میں پڑھتے رہے۔ پھر آپ کے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ اب بغداد چلیں اور وہاں دین کی اونچی تعلیم حاصل کریں۔

چنانچہ آپ نے اپنی والدہ ماجدہ سے اپنا ارادہ ظاہر کیا اور بغداد جانے کی اجازت طلب کی۔ سرکار کی والدہ اللہ تعالیٰ کی بہت ہی نیک بندی تھیں علم دین پڑھنے سے کیوں کر روک سکتی تھیں۔ دل پر صبر کی سل رکھ کر اجازت دے دی۔ اور آپ کے عبا میں بغل کے نیچے چالیس اشرفی رکھ کر اوپر سے سی دیا۔ جب سرکار چلنے لگے تو آخری وقت آپ کی والدہ ماجدہ نے عہد لیا کہ بیٹا! ہر حال میں سچ بولنا، زبان سے کبھی جھوٹ نہ نکلے۔ سرکار نے عہد پورا کرنے کا وعدہ کیا۔ اور بغداد جانے والے قافلہ کے ساتھ روانہ ہو گئے۔

جب آپ کا قافلہ شہر ہمدان سے آگے بڑھا تو ساٹھ گھوڑ سوار ڈاکو جنگل سے نکل پڑے۔ اور قافلہ والوں کو گھیر کر ان کا مال واسباب لوٹنے لگے ایک ڈاکو سرکار کے پاس بھی پہنچا اور بولا۔

او صاحبزادے! تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ سرکار نے جواب

دیا ہاں میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ڈاکو نے پوچھا وہ کہاں ہیں۔سرکار نے فرمایا، میرے عبامیں بغل کے نیچے استر کی تہہ میں سلے ہیں۔ڈاکو نے سمجھا کہ اس لڑکے کے پاس کچھ ہے نہیں مجھ سے صرف مذاق کررہاہے، یہ سوچ کر وہ چلتا بنا۔ اتنے میں دوسرا ڈاکو پہنچا اس سے بھی یہی سوال وجواب ہوا۔

جب یہ دونوں ڈاکو اپنے سردار کے پاس گئے تو اس سے سرکار غوث پاک کاواقعہ بیان کیا۔سردار بولا اس لڑکے کو ذرا میرے سامنے لاؤ ایک ڈاکو آپ کو بلا کر لے گیا۔جب سرکار وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ڈاکو آپس میں قافلہ والوں کا مال بانٹ رہے ہیں۔ آپ سے ڈاکوؤں کے سردار نے پوچھا بتاؤ صاجبزادے! تمہارے پاس کچھ ہے ؟

سرکار نے فرمایا۔ میرے پاس چالیس اشرفیاں ہیں۔سردار نے کہا کہاں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میرے عبامیں بغل کے نیچے سلی ہوئی ہے، سردار نے گدڑی سیون ادھڑوادیا۔دیکھا واقعی چالیس اشرفی موجود ہیں۔وہ آپ کی صاف گوئی پر دنگ ہو کر رہ گیا۔اس نے سوچا کہ اس لڑکے نے اپنا مال بتایا کیوں ؟ جب کہ دوسرے لوگ اپنا مال ڈاکوؤں سے حتیّ الامکان چھپایا کرتے ہیں۔چنانچہ اس نے بڑے تعجب کے ساتھ حضور غوث پاک سے پوچھا، میاں صاجبزادے تم نے اپنا یہ مال ہم سے چھپایا کیوں نہیں ؟ ہم سے

صاف صاف کیوں بتادیا تم نے، سرکار غوث اعظم نے فرمایا کہ چلتے وقت میری والدہ نے سچ بولنے کا مجھ سے وعدہ لیا تھا۔اس لئے میں سچ ہی بولا کیوں کہ میں اپنی والدہ کا عہد نہیں توڑ سکتا تھا۔ڈاکوؤں کا سردار آپ کی حقانی گفتگو سن کر روپڑا۔کہنے لگا تم نے ایسی کٹھن گھڑی میں اپنی ماں سے کئے ہوئے وعدہ کو نہیں توڑا۔اور میرا حال یہ ہے کہ سالہاسال سے میں اپنے خدا کے عہد کو توڑ رہا ہوں۔

میاں صاجبزادے !ادھر آؤ میں تمہارے نورانی ہاتھوں پر توبہ کرنا چاہتا ہوں۔ پھر اس نے سرکار کے دست پاک پر سچے دل سے توبہ کی اور اپنے ماتحت ڈاکوؤں سے کہا تم لوگ جاؤ اب تم سے میرا کوئی واسطہ نہیں۔ان ڈاکوؤں نے جواب دیا کہ ہم لوگ تمہارا ساتھ نہیں چھوڑ سکتے۔ پہلے تو تم ڈاکہ مارنے میں ہمارے سردار تھے، اب توبہ کرنے میں ہمارے سردار ہو۔ ہم لوگ بھی اسی دم توبہ کرنے جارہے ہیں۔ پھر سب ڈاکوؤں نے سرکار غوث اعظم کے مبارک ہاتھوں پر توبہ کی اور لوٹا ہوا سارا مال قافلہ والوں کو واپس کر دیا۔

پیارے بچو! ہمارے مذہب نے جھوٹ سے بچنے اور سچ بولنے کی بڑی تاکید کی ہے۔ لیکن افسوس کہ دور حاضر میں اکثر لوگ جھوٹ میں فائدہ سمجھ کر بے دریغ جھوٹ بولتے رہتے ہیں۔ مگر یاد رکھو جھوٹ بولنا خود ہی بہت بڑے نقصان کی بات ہے۔ جھوٹ بولنے سے اللہ تعالیٰ اور پیارے مصطفٰے ﷺ ناراض ہوتے ہیں۔

جھوٹ بولنے سے دل کالا اور روح گندی ہوتی ہے۔ جھوٹ کے بل پر انسان دوسرے گناہوں پر دلیر ہوتا ہے اس لئے تم جھوٹ سے اس طرح نفرت کرنا جس طرح گھناؤنی چیز سے نفرت کرتے ہو۔

اور سچ کو ہمیشہ اپنے گلے کا ہار بنائے رکھنا کیوں کہ سچ سے اللہ و رسول، جل جلالہ، و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راضی ہیں اور سچ بولنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت اترتی ہے، دیکھو سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کا ایک سچ کتنی رحمتیں لایا۔ سالہا سال کے ڈاکوؤں کو توبہ کی نعمت ملی! اس علاقہ کے لوگوں کو ان کی لوٹ مار سے پناہ ملی، قافلہ والوں کا مال بغیر کوشش کے انہیں واپس ملا۔ اور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی اشرفیاں اپنی جگہ محفوظ رہ گئیں۔

مشق

حتی الامکان: جہاں تک ہو سکے، شوق: چاہ، ماتحت: کسی افسر کے نیچے والا آدمی، دورِ حاضر: مرکب وصفی، موجودہ زمانہ، عبا: عربی طرز کا اچکن،

سوالات

(۱) سچ کی خوبی اور جھوٹ کی خرابی بیان کرو۔

(۲) سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سچ بولنے سے لوگوں کو کیا فائدہ پہنچا۔

(۳) کٹھن گھڑی، حقانی گفتگو، نورانی ہاتھ، ان فقروں میں موصوف صفت کو الگ الگ کرو۔

سلطنت غزنوی

ہندوستان کے شمالی، مغربی گوشے پر افغانستان کا ملک ہے، اس ملک میں کابل اور غزنی یہ دو شہر شہرت رکھتے ہیں۔ جب سلطان ناصر الدین سبکتگین بادشاہ ہوا تو اس نے اپنی حکومت کا نام دولتِ غزنویہ رکھا، اور شہر غزنی کو اپنا دار السلطنت بنایا۔ تخت نشیں ہونے کے بعد اس نے کئی ایک علاقے فتح کر کے اپنی طاقت خوب بڑھائی۔

اس وقت پنجاب کا حکمراں جے پال تھا۔ جس کا پایۂ تخت لاہور تھا۔ اور پچھم میں اس کا راج پشاور تک تھا۔

پشاور کے بعد سے غزنوی حکومت کا علاقہ شروع ہوتا تھا راجہ جے پال سلطان سبکتگین کی بڑھتی ہوئی طاقت دیکھ کر بڑا فکر مند ہوا۔ اس نے سبکتگین کی طاقت کو توڑنے کے لئے سنہ ۳۷۴ھ مطابق سنہ ۹۸۴ء میں غزنی پر دھاوا بول دیا سبکتگین نے ہندوستانی فوجوں کو شکست دے کر راجہ جے پال کو گرفتار کر لیا۔ راجہ نے معافی طلب کی اور خراج و اطاعت کا وعدہ کر کے رہائی حاصل کر لی۔ لیکن جب وہ لاہور پہنچا تو اپنے وعدہ سے پھر گیا اور غزنی پر دوبارہ حملہ کی تیاری

کرتے ہوئے اس نے ہندوستان کے کئی راجاؤں کو اپنے ساتھ ملایا تھااس طرح ایک لشکر عظیم جمع کر کے غزنی کی طرف پھر چل پڑا۔

جب سلطان سبکتگین کے لشکر نے میدان جنگ میں ہندوستانی فوجوں کو پسپا کردیا توراجہ جے پال میدان چھوڑ کر بھاگ نکلا۔ اب کی مرتبہ سبکتگین نے پشاور فتح کر کے اسے اپنی سلطنت میں ملالیااور وہاں اپنی طرف سے انتظام کے لئے ایک گورنر مقرر کردیا۔

جب سبکتگین کے انتقال کے بعد اس کے صاحبزادہ غازی سلطان محمود علیہ الرحمۃ ۳۸۸ھ مطابق ۹۹۸ء شہر غزنی میں تخت نشیں ہوئے تو تیسری بار راجہ جے پال پھر ایک لشکر عظیم اپنے ساتھ لے کر ۳۹۲ ہجری میں سلطنت غزنوی پر حملہ کرنے کے لئے پشاور پہنچ گیا۔ حضرت سلطان غازی بھی مقابلہ کے لئے اپنی فوج لے کر پشاور پہنچے، پشاور کے قریب دونوں فوجیں جان توڑ کر لڑیں۔ لیکن ہندوستانی فوج شکست کھاگئی۔ جے پال گرفتار کر کے غزنی لایا گیا۔

غزنی پہنچ کرراجہ جے پال نے حضرت سلطان غازی سے معافی کی درخواست کی اور وعدہ کیا کہ میں تازندگی وفادار رہوں گا اور برابر خراج بھیجوں گا۔ حضرت سلطان غازی نے اسے آزاد کردیا۔ وہ غزنی سے لاہور آگیا۔ لیکن وہ کئی بار شکست کھا چکا تھا، اس لئے صدمہ اور غم سے چور ہو کر اس نے خودکشی کرلی۔

جے پال کے بعد اس کا بیٹا آنندپال پنجاب کا حکمراں مقرر ہوا۔

آنندپال بظاہر غزنی حکومت کا وفادار رہا اور باقاعدہ خراج بھی ادا کرتا رہا لیکن درپردہ حضرت سلطان غازی کا سخت دشمن تھا۔ چنانچہ اپنے باپ کی طرح اس نے بھی ہندوستان کے متعدد راجاؤں سے مدد طلب کی ایک لمباچوڑا لشکر تیار کر کے حضرت سلطان غازی کے خلاف پشاور تک چڑھ دوڑا۔ سلطان کے لشکر نے ۴۰۲ھ میں پشاور کے قریب ہندوراجگاں کی فوجوں کو شکست دے دیا۔

آنندپال میدان جنگ سے اپنی جان بچاکر نگرکوٹ بھاگ آیا۔ بعد میں معافی کی درخواست بھیجی۔ حضرت سلطان غازی نے اسے معاف کردیا، ۴۰۵ھ میں تھانیسر، قنوج اور مہابن کے راجگان کے متعلق یہ خبر ملی کہ آپس میں متفق ہو کر حضرت سلطان غازی کے خلاف حملہ کی تیاری کررہے ہیں تو، آپ ایک لشکر لے کر تھانیسر کی طرف چل پڑے۔ تھانیسر کا راجہ مقابلہ کی ہمت نہ پاکر میدان سے بھاگ گیا۔ پھر آپ غزنی واپس آگئے۔ ۴۰۷ھ میں آپ کو اطلاع ملی کہ راجہ آنندپال کا بیٹا بغاوت پر آمادہ ہے آپ فوراً پنجاب پہنچے تو وہ کشمیر بھاگ گیا۔ جب آپ غزنی واپس ہوئے تو وہ دوبارہ پنجاب پر قابض ہو گیا اور آپ کی خدمت میں خراج کی رقم اور معافی نامہ بھیج کر اطاعت کا اقرار کیا لیکن، تقریباً چار سال کے بعد پھر بغاوت کر بیٹھا۔

ہندو راجاؤں کے بار بار حملے اور بد عہدی کو دیکھ کر حضرت سلطان غازی نے ۴۱۰ھ کالنجر اور ۴۱۲ھ میں پنجاب کو فتح کر کے غزنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ کشمیر، قنوج، گوالیار، وغیرہ کے راجاؤں نے اطاعت قبول کر کے اپنے راج کو بچالیا، پھر جب گجرات کے راجگان نے سر ابھارا تو حضرت سلطان غازی ۴۱۵ھ میں سیدھے گجرات پہنچے اور وہاں کا علاقہ بھی فتح کر لیا اکثر راجاؤں نے اپنی بہتری سمجھ کر آپ کی اطاعت قبول کر لی ۴۲۱ھ میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ غزنی سلطنت تقریباً دو سو برس تک آپ کی نسل میں باقی رہی۔

مشق

لفظ	معنی	لفظ	معنی
دھاوابولنا :	چڑھائی کرنا	تازندگی :	جینے تک، عمر بھر
شکست :	ہار	خودکشی :	اپنے آپکو مار ڈالنا،
خراج :	ہاج وہ رسم جو ماتحت حکومت کسی بڑی حکومت کو ادا کرے	حکمراں :	حکم چلانے والا راج کرنے والا
		متفق :	ایکتا
متعدد :	کئی بار کئی ایک	بغاوت :	کسی حکومت کیخلاف لڑائی

سوالات

(۱) جے پال نے کتنے مرتبہ غزنوی حکومت پر حملے گئے؟
(۲) سلطان غازی نے پنجاب وغیرہ کو اپنی سلطنت میں کب شامل کیا؟
(۳) سلطان سبکتگین مرحوم کی قائم کردہ حکومت کا نام کیا ہے؟

شاہانِ ہند

حضرت سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمہ کے انتقال کے بعد آپ کے جانشین آپس میں ایک دوسرے سے لڑتے رہے جس کے باعث غزنوی سلطنت روز بروز بے جان ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ جب اس میں کوئی دم خم نہیں رہ گیا تو ہندو راجاؤں نے ہندوستان کے بہت سے ایسے علاقوں پر قبضہ کر لیا جنہیں حضرت سلطان محمود نے فتح کر کے اسلامی سلطنت قرار دیا تھا۔ جب خاندان غوری کا بادشاہ سلطان شہاب الدین محمد غوری غزنی میں تخت نشیں ہوا تو اسے ہندوستان کے اسلامی علاقوں کو واپس لینے کی فکر ہوئی۔ چنانچہ بھٹنڈہ پر قبضہ کرنے کے بعد اس نے اجمیر اور دہلی کا رخ کیا۔

تھانیسر کے میدان میں پرتھوی راج سے اس کا مقابلہ ہوا۔ پرتھوی راج شکست کھا کر گرفتار ہوا پھر قتل کیا گیا اور سلطان محمد غوری کا دہلی اور اجمیر پر ۵۸۸ھ مطابق ۱۱۹۲ء میں قبضہ ہو گیا۔

لاہور، ملتان، کراچی، پر وہ پہلے ہی سے قابض تھا۔ دہلی کی

فتح کے بعد ہندوستان کے سارے اختیارات اپنے ترکی غلام جنرل قطب الدین کو سپرد کردئے اور اسے اپنا جانشین مقرر کر کے غزنی واپس چلا گیا۔

محمد غوری کے انتقال کے بعد بااثر مسلمانوں نے قطب الدین ایبک[1] کو ۶۰۳ھ مطابق ۱۲۰۶ء میں ہندوستان کا بادشاہ منتخب کیا۔ اب ہندوستان میں ایک مستقل اسلامی سلطنت قائم ہو گئی۔ جس کا پہلا بادشاہ ایک ترکی غلام سلطان قطب الدین ایبک قرار پایا۔

قطب الدین نے لاہور کو دارالسلطنت بنایا اور بہار بنگال تک اپنی سلطنت کو وسیع کیا۔ چار سال حکومت کرنے کے بعد ۶۰۷ھ میں اس کا انتقال ہو گیا قطب الدین ایبک کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا آرام شاہ تخت نشین ہوا۔ اس کی حکومت سال بھر سے کم رہی۔ پھر ۶۰۸ھ مطابق ۱۱۱۲ء میں حضرت سلطان شمس الدین التمش[2] دہلی میں تخت نشین ہوئے یہ سلطان قطب الدین کے داماد تھے، انہوں نے لاہور کے بجائے دہلی کو راجدھانی قرار دیا۔ اور بہار، بنگال کو دوبارہ فتح کیا، اڑیسہ پر قبضہ کر کے اسے دہلی حکومت کا صوبہ قرار دیا۔

---

[1] الف کے نیچے زیر اور بے پر زبر

[2] الف پر زبر لام ساکن، تے پر زبر میم کے نیچے زیر

ہندوستان کی یہ مسلم حکومت تقریباً ساڑھے چار سو سال تک قائم رہی اسی درمیان میں مختلف خاندانوں کے بادشاہ تخت نشیں ہوتے رہے جن میں بعض مشہور بادشاہ یہ ہیں، سلطان ناصر الدین محمود، سلطان غیاث الدین بلبن، سلطان جلال الدین خلجی، سلطان علاء الدین خلجی سلطان فیروز تغلق، شیر شاہ سوری، ظہیر الدین محمد بابر، نور الدین جہانگیر، شہاب الدین شاہجہاں، محمد محی الدین غازی اورنگ زیب عالمگیر، بہادر شاہ ظفر آخری بادشاہ۔

پیارے بچو! ہندوستان میں مسلمانوں کے آنے سے پہلے یہاں کوئی مرکزی حکومت نہیں تھی۔ پورا ملک چھوٹے چھوٹے رجواڑوں میں بکھرا ہوا تھا، ہر رجواڑے کا الگ الگ راجہ ہوا کرتا تھا۔ اس طرح پورے ملک میں بے شمار راجگان کی خود مختاری حکومتیں قائم تھیں۔ جن پر کسی بڑی حکومت کا کنٹرول نہیں تھا۔

اب تم خود ہی سوچو جس گھر میں سب ہی ٹھاکر ہوں۔ ایک کا دوسرے پر دباؤ نہ ہو تو اس کا انتظام کیونکر درست رہ سکتا ہے چنانچہ کچھ ایسا ہی حال اس زمانے میں ہندوستان کا تھا۔ پورا ملک فلاح و بہبود کے انتظام سے خالی تھا۔ رعایا کی خوشحالی کا کوئی سرکاری بندوبست نہیں تھا۔ راجہ دیوتا کا درجہ رکھتا تھا اور پرجا کی حیثیت پجاری کی طرح تھی۔

پھر جب مسلمان ہندوستان میں ضوفشاں ہوئے تو انہوں نے شہر دہلی کو مرکزی پایۂ تخت قرار دے کر پورے ملک کو ایک کیا۔ رعایا کے لئے تعلیم کا دروازہ کھولا۔

مظلوموں کی فریاد سننے کے لئے ہر جگہ کچہریاں قائم کیں۔ ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی کے لئے انصاف کرنا بالکل آسان کر دیا۔ ملک کی تجارت کو ترقی دیا۔ بیکار زمینوں کو قابل کاشت بنایا۔ نئے نئے شہر آباد کئے۔ دریاؤں پر پل بندھوائے جگہ جگہ سڑکیں بنوا کر ایک شہر سے دوسرے شہر سے ملایا۔ سڑکوں کے دونوں جانب درخت لگوائے تاکہ راہ گیر دھوپ نہ کھائیں، پیڑ کی چھاؤں میں آرام سے سفر کریں، آج ہندوستان کی جو سب سے لمبی سڑک گرانڈ ٹرنگ روڈ کے نام سے مشہور ہے وہ "شیر شاہ سوری" کی بنوائی ہوئی ہے۔ یہ سڑک بنگال کے شہر مرشد آباد سے نکلی ہے اور بھاگلپور، سہسرام، بنارس، الہٰ آباد، کانپور، دہلی، لاہور، ہوتی ہوئی پشاور تک چلی گئی ہے۔

الغرض مسلمانوں نے ہندوستان کے سدھارنے اور سنوارنے میں پوری توجہ سے کام لیا۔ سلطنت کے خزانہ صرف کر کے ملکی انتظام کو ٹھوس بنایا۔ ان کے دور حکومت میں ہندوستان کی خوشحالی سن کر یورپ والے اس ملک کو سونے کی چڑیا کہتے تھے۔

مشق

(۱) فعل امر: وہ فعل ہے جسے سن کر کسی کام کی طلب سمجھی جائے جیسے پڑھ تو، تم لکھنا، جاؤ، لاؤ،

(۲) فعل نفی: وہ فعل ہے جسے سن کر کسی کام کی روک سمجھی جائے جیسے مت پڑھ، نہ دو، تم مت جانا،

(۳) ماضی، حال، مستقبل، امر، نفی، یہ سب فعل مصدر سے بنتے ہیں جیسے لانا مصدر ہے اس سے فعل ماضی: لایا بنے گا۔ یوں ہی لاتا ہے لائے گا، لا تو، مت لاتو، بھی لانا، بنے گا۔

(۴) مرکزی حکومت: کسی ملک کی بڑی حکومت میں جس کے دباوٴ میں چھوٹی حکومتیں ہوں۔

(۵) جنرل: فوج کا بڑا افسر۔

سوالات

(۱) محمد غوری نے کس سنہ میں دہلی فتح کیا؟ ط

(۲) مسلم بادشاہوں نے ہندوستان میں آکر کیا انتظام کیا؟

(۳) بتاؤ، بتایا، بتائے گا، کا مصدر کیا ہے؟

(۴) آؤ یہ کون سا فعل ہے اور اس کا مصدر کیا ہے؟

حضرت صدیق اکبر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سرکار مصطفےٰ ﷺ کے تمام صحابیوں میں سب سے بلند مرتبہ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ اسی لئے سرکار کے وصال پر مہاجرین وانصار نے ربیع الاول ۱۱ھ میں آپ کو سرکار کا خلیفہ منتخب کیا اور سب نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی، مردوں میں سب سے پہلے آپ ہمارے سرکار پر ایمان لائے۔ اسلام کی اشاعت میں آپ نے خوب بڑھ چڑھ کے حصہ لیا۔ زندگی بھر سرکار کے مقدس قدموں سے لپٹے رہے۔ انتقال کے بعد سرکار کی قبر انور کے پہلو میں دفن ہوئے۔ سرکار مصطفےٰ ﷺ سے آپ کا رشتہ غلامی کتنا گہرا تھا اس کا اندازہ کرنے کے لئے ذیل کا واقعہ سنو۔

ایک مرتبہ [1] سرکار مصطفےٰ ﷺ نے آپ کو اپنی مبارک

[1] تفسیر کبیر جلد اوّل ص: ۹۱

انگوٹھی دی اور فرمایا کہ اس پر لا الہ الا اللہ کندہ کرالاؤ۔ آپ انگوٹھی لے کر نقاش کے پاس پہنچے اس سے فرمایا کہ تم اس انگوٹھی میں "لا الہ الا اللہ محمد [1] رسول اللہ" لکھ دو۔ اس نے انگوٹھی میں یہ پورا کلمہ لکھ دیا۔ پھر آپ نے وہ انگوٹھی سرکار کی خدمت میں پیش کردی سرکار نے ملاحظہ فرمایا تو اس میں یوں لکھا تھا۔ لا الہ الا اللہ محمد [1] رسول اللہ ابو بکر الصدیق سرکار نے فرمایا، اے ابو بکر! میں نے تو صرف لا الہ الا اللہ لکھوانے کو کہا تھا تم نے یہ زائد الفاظ کیوں لکھوادئے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ مجھے گوارہ نہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نام سے حضور کا نام جدا کروں۔ اس لئے میں نے نقاش سے محمد الرسول اللہ بھی لکھوادیا۔

رہا میرا نام، تو حضور اسے میں نے نہیں لکھوایا۔ اتنے میں جبرئیل علیہ السلام بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! انگوٹھی میں ابو بکر کا نام میں نے لکھا ہے۔ بات یہ ہے کہ جب صدیق اکبر نے اللہ تعالیٰ کے نام سے پیارے رسول کا نام الگ کرنا گوارہ نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے نام سے ابو بکر کا نام جدا کرنا پسند نہ فرمایا اس لئے اللہ پاک کی مرضی سے میں نے ان کا نام

[1] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

[2] سیرۃ الصالحین ص: ۹۲ بحوالہ سچی حکایت اوّل ص: ۳۰۲

بھی انگوٹھی میں کندہ کر دیا جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے وصال کا زمانہ قریب ہوا۔

تو آپ نے سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلوا کر
وصیت فرمائی کہ میرا جنازہ تیار کر کے جس طرح حجرۂ اقدس
میں حضور ﷺ کا مزار انور ہے اس کے دروازہ کے سامنے رکھ
دیجئے گا۔ اور یوں عرض کیجئے گا۔

السلام علیك یا رسول الله

یہ ابو بکر حضور کے دروازے پر حاضر ہے۔

پھر جیسا ادھر سے حکم ہو ویسا کیجئے گا۔ چنانچہ آپ کی وصیت
کے مطابق آپ کے جنازہ کو حجرہ کے سامنے رکھ کر یوں عرض
کیا گیا۔

یارسول اللہ! حضور کے یار غار یہ ابو بکر حضور کے دروازہ پر
حاضر ہیں۔ حضور کے حجرۂ مبارک میں دفن ہونے کی ان کو تمنا
ہے۔ اگر اجازت ہو تو ان کو حجرۂ مقدس میں دفن کیا جائے"

اس درخواست پر حجرۂ اقدس کا دروازہ جو پہلے بند تھا خود بخود
کھل گیا اور آواز آئی۔

اُدخلوا الحَبیبَ الیَ الحَبیبِ فانّ
الحَبیبَ الیَ الحَبیب مُشتاقٌ یعنی دوست کو

دوست سے ملا دو کیونکہ دوست کو اپنے دوست سے ملنے کا شوق
ہے۔ جب حجرۂ شریف سے دفن کرنے کی اجازت مل گئی تو صحابہ
آپ کا مبارک جنازہ اندر لے گئے اور حضور ﷺ کے قریب آپ
کو دفن کیا گیا ایک[1] مرتبہ چاندنی رات میں سرکار مصطفےٰ ﷺ
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں آرام فرما رہے
تھے۔ حضرت صدیقہ نے آسمان پر تاروں کو دیکھ کر سرکار سے
عرض کیا۔ یارسول اللہ! کیا کسی شخص کی اتنی نیکیاں ہوں گی۔ جتنی
آسمان کے تاروں کی گنتی ہے! سرکار نے فرمایا ہاں وہ عمر[2] ہیں جن
کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر ہیں۔

یہ سُن کر حضرت عائشہ نے پوچھا یارسول اللہ پھر میرے والد
حضرت ابو بکر کی نیکیاں کہاں ہیں؟ سرکار نے جواب دیا عمر کی تمام
نیکیوں کا مجموعہ ابو بکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کے برابر ہے۔

پیارے بچو! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام صحابی عزت
وعظمت والے ہیں اور ان میں سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
سب سے افضل ہیں آپ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
خلیفہ اول ہیں۔ آپ کی محبت اور تعظیم ہم پر فرض ہے۔ جو شخص

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۲

[2] جن کا لقب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۲

آپ کی شان میں بے ادبی کرے یا آپ کی خلافت کو حق نہ مانے اس سے نفرت کرنا ہم پر لازم ہے۔

مشق

(۱) پرست: فارسی زبان کا لفظ ہے جو ہمیشہ کسی دوسرے لفظ کے بغل میں جوڑکر بولا جاتا ہے مثلاً خدا پرست، بت پرست، وطن پرست، قوم پرست، باطل پرست، دنیا پرست، اردو میں پرست کا معنی ہے پجاری پوجنے والا کسی کو بہت ماننے والا۔

(۲) اشاعت: پھیلانا، انور: روشن، کندہ: کھدا ہوا، ذیل: نیچے (اصلی معنی دامن) تمنا۔ آرزو، نقاش: بیل بوٹا بنانے والا، چاندی یا تانبہ پر کھود کر حروف بنانے والا،

(۳) بارگاہ نبوی: نبی کا دربار۔ نبوی: نبی کا اسم منسوب ہے، امیر المومنین، خلفاء کا سرکاری نام (مرکب اضافی) مسلمانوں کا حاکم۔

سوالات

(۱) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہاں دفن ہوئے؟

(۲) انگوٹھی کا واقعہ اپنے الفاظ میں بیان کرو؟

(۳) وصیت، جنازہ، صدیق، تعظیم کی ہجے کرو؟

(۴) انگوٹھی میں ابوبکر کا نام میں نے لکھا ہے۔ اس عبارت میں اسم، فعل حرف چھانٹ کر بتاؤ۔

ایک مسلمان جن کی وفاداری

شہر مکہ شریف میں ولید کافر کے پاس سونے کا ایک بت[1] تھا۔ جس کو وہ اپنا دیوتا مانتا تھا۔ اس کی پوجا کیا کرتا تھا ایک دن اس بت میں حرکت پیدا ہو گئی اور وہ بولنے لگا۔ ولید اس کی طرف متوجہ ہوا بت کہہ رہا تھا۔

اے لوگو! محمد اللہ کے رسول نہیں ہیں۔ ان کی بات ہرگز نہ ماننا، ولید بہت خوش ہوا گھر سے نکل کر اپنے دوستوں سے ملا اور کہا مبارک ہو آج دیوتا بولا ہے اور صاف صاف اس نے کہا ہے کہ محمد[1] اللہ کے رسول نہیں۔ یہ سن کر بہت سے لوگ ولید کے گھر آئے تو ان لوگوں نے بھی بت کو دیکھا کہ سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف وہی بولی بول رہا ہے سب کافر اس نئے واقعہ سے بہت خوش ہوئے۔

ولید نے اعلان کرایا دوسرے دن بہت بڑا مجمع ہوا۔ کافروں

---

[1] جامع المعجزات ص: ۹ بحوالہ سچی حکایت حصہ اوّل

---

[1] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر بھیجی کہ آپ آکر ہمارے دیوتا کا بیان سن لیں۔ چنانچہ سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے جب سرکار پہنچے تو بت اس طرح بولنے لگا۔

اے مکہ والو! خوب جان لو کہ پیارے مصطفیٰ محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں۔ ان کا یہ قول سچا ہے۔ اور ان کا دین برحق ہے تم اور تمہارے بت جھوٹے ہیں۔ اگر تم اس سچے رسول پر ایمان نہ لاؤ گے تو جہنم میں جاؤ گے۔ لہذا عقل سے کام لو اور اس سچے رسول کے غلام بن جاؤ۔ بت کا یہ بیان سن کر ولید جھنجھلا اٹھا اور اپنے دیوتا کو اٹھا کر زمین پر دے مارا اور اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب واپس تشریف لانے لگے تو راستہ میں ایک سبز پوش گھوڑ سوار حضور کے سامنے آیا اس کے ہاتھ میں تلوار تھی جس سے خون ٹپک رہا تھا۔ حضور نے فرمایا تم کون ہو۔ وہ بولا حضور! میں جنات کی قوم میں سے ایک جن ہوں اور میں سرکار کا غلام اور مسلمان ہوں۔ طور پہاڑ پر رہتا ہوں میرا نام مہین ہے۔ میں کچھ دنوں کے لئے گھر سے باہر گیا ہوا تھا آج جب میں اپنے گھر واپس آیا تو دیکھا گھر والے رو رہے

تھے۔ میں نے پوچھا تم سب کیوں رو رہے ہو۔ انھوں نے بتایا ایک کافر جس کا نام مسفر ہے وہ کل مکہ گیا تھا وہاں اس نے ولید کے بت میں گھس کر پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف بکواس کی ہے اور آج پھر گیا ہے تاکہ بت میں گھس کر پھر حضور کے خلاف بکواس کرے۔ گھر والوں سے یہ بات معلوم کر کے مجھے اس کافر جن پر سخت غصہ آیا۔ میں تلوار لے کر اس کے پیچھے دوڑا اسے راستے میں قتل کر دیا پھر آگے بڑھ کر میں ولید کے بت کے اندر گھس گیا۔ یا رسول اللہ! آج بت سے جو آواز نکلی ہے وہ میری ہی آواز تھی۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ قصہ سن کر خوشی کا اظہار فرمایا اور اپنے اس غلام جن کو دعا فرمائی۔

مشق

(۱) پوش: فارسی لفظ ہے اردو میں اس کا معنی ہے پہننے والا، چھپانے والا۔
(۲) سبز پوش: ہرا کپڑا پہننے والا۔ روپوش :۔ منہ چھپانے والا

سوالات

(۱) پہلے دن ولید کے بت سے کون بول رہا تھا؟
(۲) حضرت مہین کہاں کے باشندے تھے انہوں نے مسفر کو کیوں قتل کیا؟
(۳) دوڑا کون سا فعل ہے؟ اور متعدی ہے یا لازم؟

منقبت

مولانا حسن رضا بریلوی علیہ الرحمہ

اسیروں کے مشکل کشا غوثِ اعظم
فقیروں کے حاجت روا غوث اعظم

گھرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا
مدد کے لئے آؤ یا غوث اعظم

بھنور میں پھنسا ہے سفینہ ہمارا
مدد کے لئے آؤ یا غوث اعظم

پھنسا ہے تباہی میں بیڑا ہمارا
سہارا لگا دو ذرا غوث اعظم

مری مشکلوں کو بھی آسان کیجئے
کہ ہیں آپ مشکل کشا غوث اعظم

وہاں سر جھکاتے ہیں سب اونچے اونچے
جہاں ہے ترا نقش پا غوث اعظم

بچالے غلاموں کو مجبوریوں سے
کہ تو عبد قادر ہے یا غوث اعظم

سروں پر جسے لیتے ہیں تاج والے
تمہارا قدم ہے وہ یا غوث اعظم

اَدھر میں پیا موری ڈولت ہے نیا
کہوں کاسے اپنی بتھا غوث اعظم

کہے کس سے جاکر حسن اپنے دل کی
سنے کون تیرے سوا غوثِ اعظم

مشق

(۱) جو نظم پیارے مصطفےٰ ﷺ کی شان میں لکھی جائے اُسے نعت کہتے ہیں اور جو نظم صحابہ یا اولیاء کی تعریف میں ہو اسے منقبت کہتے ہیں۔

(۲) سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقدس نام عبد القادر ہے۔

(۳) اسیر: عربی لفظ ہے جس کا معنی ہے، قیدی، اسیر کی جمع اسیروں ہے مشکل کشا: مصیبت دور کرنے والا۔ حاجت: ضرورت، روا: پوری کرنیوالا، سفینہ: کشتی (ناؤ) پا: پیر، قدم، نقش پا: (مرکب اضافی) قدم کا نشان، پیر کا چھاپ، ادھر: بیچ، پیا: آقا، بتھا: مصیبت، بیڑا، ناؤ، سمندری جہاز، کاسے: کس سے۔

سوالات

(۱) تیسرے شعر کا مطلب بیان کرو؟

(۲) موری ڈولت ہے نیا میں مضاف الیہ اور مضاف تلاش کرو؟

(۳) بچا کون سا فعل ہے اور اس کا مصدر کیا ہے؟

علم کی برکت

تمام شیطانوں کا سردار اور حاکم ابلیس ہے۔ ابلیس انسان کا کھلا دشمن ہے۔ وہ اور اس کے چیلے انسان کو گمراہ کرنے کے لئے ہر دن کمر بستہ رہتے ہیں۔ روزانہ عصر کے بعد شام کے وقت ابلیس کا تخت بچھتا ہے۔ اس کے ارد گرد تمام شیاطین جمع ہو کر اپنا اپنا کام ابلیس کے دربار میں پیش کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ شیاطین[1] اپنی اپنی کارستانی سنانے کے لئے جمع تھے۔ ان میں سے ایک شیطان بولا کہ میں نے اتنے لوگوں کو شراب پلوائی۔ دوسرا کھڑا ہو کر اس نے کہا کہ میں نے اتنے اتنے لوگوں کو بہکایا اور ان سے حرام فعل کرایا۔ اسی طرح اور شیطان بھی اپنی شرارتیں سناتے رہے۔ ابلیس نے سب کی باتیں سنیں اور خاموش کھڑا رہا کسی کو کوئی شاباشی نہیں دی۔ پھر آخر میں ایک شیطان بولا کہ آج میں نے فلاں طالب علم کو بہکا کر پڑھنے سے روک دیا۔

ملفوظات اعلی حضرت

اتنا سنتے ہی ابلیس مارے خوشی کے تخت پر سے اچھل کر نیچے آگیا اور اس کو گلے سے لگالیا اور بولا۔ اَنتَ، اَنتَ یعنی قابل تعریف کام تو نے کیا ہے۔ تو نے کیا

دوسرے شیطان یہ دیکھ کر جل بھن اٹھے کہ ہم لوگوں نے اتنے بڑے بڑے کام کئے لیکن ہماری کچھ تعریف نہیں اور اس نے ایک لڑکے کو پڑھنے سے باز رکھا تو اس معمولی کام پر یہ شاباشی کے قابل ہو گیا۔

اس نے کہا تمہیں یہ بات نہیں معلوم۔ تم لوگوں کا سارا کام اسی شیطان کی بدولت انجام پارہا ہے۔ اگر یہ انسان کو علم سے باز نہ رکھتا تو تم لوگ انسان کو بہکا نہ پاتے۔ اچھا وہ جگہ بتاؤ جہاں سب سے بڑا عابد رہتا ہے مگر صاحب علم نہیں۔ اور وہاں ایک عالم بھی رہتا ہو۔ شیطانوں نے ایک مقام کا نام لیا۔ ابلیس صبح سویرے آفتاب نکلنے سے پہلے اپنے ساتھ شیاطین کو لئے ہوئے اس مقام پر پہنچا اور ایک انسان کی شکل بن کر راستہ پر کھڑا ہو گیا۔ عابد صاحب تہجد کی نماز کے بعد فجر پڑھنے کے لئے مسجد کی طرف جارہے تھے راستہ میں ابلیس کھڑا ہی تھا دیکھ کر بولا"

السلام علیکم

عابد: وعلیکم السلام

ابلیس: حضرت مجھے ایک شرعی مسئلہ پوچھنا ہے۔

عابد: جلد پوچھو مجھے نماز کو جانا ہے۔

ابلیس: اپنی جیب سے ایک چھوٹی شیشی نکالتا ہے اور دکھا کر پوچھتا ہے حضرت! کیا اللہ تعالیٰ اس بات کی قدرت رکھتا ہے کہ اس شیشی میں زمین وآسمان کو داخل کردے۔

عابد: کچھ دیر خاموش ہو کر سوچتا رہا پھر بولا۔ کہاں زمین وآسمان اور کہاں یہ چھوٹی سی شیشی؟ بھلا یہ کیسے ممکن ہے؟

ابلیس: بس حضرت مجھے اتنا ہی پوچھنا تھا۔ اب آپ تشریف لے جائیں شیاطین کھڑے یہ تماشہ دیکھ رہے تھے، ابلیس نے ان سے کہا تم لوگوں نے دیکھا؟ میں نے اس کی ساری عبادت ملیا میٹ کردی۔ یہ عابد اپنی بے علمی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی قدرت ہی کا انکار کر بیٹھا۔ خدا کی قدرت پر اس کا ایمان ہی نہیں اب اس کی عبادت کس کام کی۔ پھر ابلیس آگے بڑھا، تھوڑی دیر میں سورج نکلنے ہی والا تھا کہ عالم صاحب جلدی کرتے ہوئے نماز کے لئے باہر تشریف لائے۔ ابلیس سامنے پہنچا اور بولا۔

السلام علیکم

عالم: وعلیکم السلام

ابلیس: حضور! مجھے ایک مسئلہ پوچھنا ہے۔

عالم: جلدی پوچھو۔ نماز کا وقت کم رہ گیا ہے۔

ابلیس: حضور! کیا اللہ تعالیٰ اس امر پر قادر ہے کہ آسمان وزمین کو چھوٹی سی شیشی کے اندر کردے؟

عالم: ملعون! تو ابلیس معلوم ہوتا ہے۔ ارے مردود یہ شیشی تو بہت بڑی ہے۔ اللہ رب العزت ایسا قادر ہے کہ اگر چاہے تو کروڑوں آسمان وزمین ایک سوئی کے ناک کے اندر داخل کردے۔ قرآن مجید فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ عَلیٰ کُلِّ شَئِی قَدِیْرٌ یعنی بیشک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ عالم صاحب کے تشریف لے جانے کے بعد ابلیس نے اپنے شیطان چیلوں سے کہا۔ دیکھا تم لوگوں نے؟ یہ علم ہی کی برکت ہے کہ یہ عالم میرے ہتھکنڈے سے صاف بچ کر نکل گیا۔

پیارے بچو! جس علم کے ذریعہ انسان کو اسلامی عقیدوں اور حلال وحرام کی باتوں سے آگاہی حاصل ہوتی ہے اسے علم دین کہتے ہیں۔ علم دین کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے کیونکہ صرف اسی علم کے ذرایعہ ابلیس کے داؤں پیچ سے بچا سکتا ہے باقی رہے دوسرے علوم مثلاً زراعت، علم تجارت، علم وکالت، علم ڈاکٹری وغیرہ تو وہ صرف روٹی کمانے کے لئے ہیں ان سے شیطان کے فریب کی کاٹ نہیں

کی جاسکتی۔ لہذا تم دینی تعلیم ضرور حاصل کرنا مولیٰ تعالیٰ تمہیں توفیق عطا فرمائے۔

مشق

(۱) شیاطین : شیطان کی جمع، علم کی جمع علوم

(۲) شاباش : خوش رہو، یہ لفظ بڑا آدمی اپنے سے چھوٹے کو للکارنے کے لئے بولتا ہے۔

(۳) کسی کو شاباشی نہیں دی، یعنی کسی کو شاباش نہیں کہا

(۴) عابد : جو شخص زیادہ عبادت الٰہی ادا کرتا ہو۔ تہجد کی نماز: وہ نفل نماز ہے جو رات میں سوکر اٹھنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ حرام فعل، ناجائز کام

(۵) قادر: قدرت رکھنے والا، زراعت : کھیتی، وکالت: دوسرے کی طرف سے مقدمہ لڑنے کا پیشہ، ہتھکنڈا: داؤں، کارستانی: فریب کی بات۔

سوالات

(۱) ابلیس کا تخت روزانہ کہاں بچھتا ہے؟

(۲) عالم نے ابلیس کو کیا جواب دیا؟

(۳) علم دین کا حاصل کرنا کیا ہے؟

نکھرا فیصلہ

دو آدمی سفر کر رہے تھے ایک کے پاس پانچ روٹیاں تھیں اور دوسرے کے پاس تین۔ جب بھوک لگی تو دونوں راستہ میں ایک جگہ ٹھہر گئے۔ پھر انہوں نے اپنی اپنی روٹیاں نکال کر اکٹھا کر دیں اور مل کر کھانے کے لئے بیٹھ گئے اتنے میں ایک تیسرا آدمی پہونچا دونوں نے اس سے کہا آؤ بھئی کھانا حاضر ہے، وہ شخص بھی آکر کھانے میں شریک ہو گیا پھر تینوں نے مل کر وہ روٹیاں کھائیں کھانے سے فارغ ہو کر تیسرے شخص نے آٹھ روپے ان دونوں کو دیئے اور یہ کہہ کر چلا گیا کہ تم دونوں آپس میں بانٹ لینا پانچ روٹی والے نے اپنے ساتھی سے کہا کہ میری پانچ روٹیاں تھیں اور تمہاری تین، اس لئے پانچ روپے میں لے رہا ہوں اور تین روپے تم لے لو، اس کو سن کر تین روٹی والا بولا تین پانچ کی بات نہ کرو ہم دونوں نے مل کر روٹی کھائی ہے اس لئے دونوں کا حصہ برابر رہے گا لہذا چار روپے تم لو اور چار روپے میں لوں۔ اس پر دونوں میں جھگڑا بڑھ گیا پھر دونوں اپنا مقدمہ

لے کر حضرت امیر المومنین سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی عدالت میں پہونچے۔ آپ نے سارا واقعہ سن کر تین روٹی والے سے فرمایا تمہیں تین روپے مل رہے ہیں تم خوشی سے تین روپے لے لو تمہارا فائدہ اسی میں ہے اگر حساب کر کے لوگے تو تمہارا حصہ صرف ایک روپیہ ہوتا ہے اس نے کہا سبحان اللہ روٹی میری تین اور میرا حصہ صرف ایک روپیہ ؟

بھلا یہ بھی سمجھ میں آنے والی بات ہے ؟ اگر حضور حساب کر کے سمجھا دیں تو پھر بخوشی ایک ہی لے لوں گا۔ آپ نے فرمایا سنو! روٹیاں کل آٹھ تھیں تین تمہاری اور پانچ تمہارے ساتھی کی اور چوں کہ کھانے والے تم تین تھے اس لئے ہر ایک روٹی کے تین ٹکڑے کرو اس طرح آٹھ روٹیوں کے چوبیس ٹکڑے بنتے ہیں اب ان چوبیس ٹکڑوں کو تین کھانے والوں پر تقسیم کرلو۔ ایک ایک شخص کے حصہ میں آٹھ آٹھ ٹکڑے آئیں گے اس سے ثابت ہوا کہ تینوں نے آٹھ آٹھ کھائے یعنی آٹھ ٹکڑے تم نے کھائے آٹھ تمہارے ساتھی نے اور آٹھ تمہارے مہمان نے۔

اب سُنو! تمہاری کل تین روٹیاں تھیں اب تین روٹیوں کے تین تین ٹکڑے کریں تو نو ٹکڑے بنتے ہیں اور تمہارے ساتھی کی پانچ روٹیاں تھیں ان پانچ روٹیوں کے تین

تین ٹکڑے کریں تو پندرہ ٹکڑے ہوتے ہیں تو تم نے اپنے نو ٹکڑوں میں آٹھ خود کھائے تمہارا صرف ایک ٹکڑا بچا جو مہمان نے کھایا۔ لہذا تمہارا ایک روپیہ ہوا اور تمہارے ساتھی نے اپنے پندرہ ٹکڑوں میں آٹھ خود کھائے اور اس کے سات ٹکڑے جو مہمان نے کھائے۔ لہذا تمہارے ساتھی کے سات روپے ہوئے۔ آپ کا یہ نکھرا صاف ستھرا فیصلہ سن کر وہ دم بخود رہ گیا اور اپنے حصہ کا ایک روپیہ لے کر چلا گیا۔

مشق

تقسیم : بانٹ، عدالت : شرع کے مطابق فیصلہ کرنے والے حاکم کی کچہری، مقدمہ: وہ جھگڑا جسے حاکم کے دربار میں پیش کیا جائے۔

سوالات

(۱) غور کر کے بتاؤ کہ پانچ روٹی والا اس بات پر کیوں راضی تھا کہ پانچ روپے میں لے لوں اور تین روپیہ میرا ساتھی لے لے ؟

(۲) حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا فرمایا اس کو تم اپنی زبان سے بیان کرو؟

(۳) روپیہ ، ٹکڑا، روٹی، بات، حصہ کی جمع بتاؤ ؟

اس کے بعد تعمیرادب حصہ پنجم پڑھائیں

شمس الضحیٰ

پر لاکھوں سلام

شمس الضحیٰ پر لاکھوں سلام
بدرالدجی پر لاکھوں سلام

اعلیٰ سے اعلیٰ تیرا مقام
سب انبیاء کا تو ہے امام
کل اولیاء ہیں تیرے غلام
شمس الضحیٰ پر لاکھوں سلام

ہے حکمرانی کس شان سے
قائم ہے تیرے فیضان سے
دنیا و دیں کا سارا نظام
شمس الضحیٰ پر لاکھوں سلام

تیری عطا کی کیا بات ہے
ابرِ کرم کی برسات ہے
ردِ بلا ہے تیرا ہی نام
شمس الضحیٰ پر لاکھوں سلام

اتنا کرم تو فرمایئے
روضے پہ سب کو بلوایئے
حاضر یہاں ہیں جتنے غلام
شمس الضحیٰ پر لاکھوں سلام

انجمؔ کے آقا انجم ہی کیا
تیرے بھکاری تیرے گدا
سارے خواص اور سارے عوام
شمس الضحیٰ پر لاکھوں سلام

تعمیرِ ادب
چہارم
رضوی کتاب گھر دہلی ۶
۴۲۵۔ اردو مارکیٹ، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی